عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۲۱ تا ۲۸؍ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ مطابق ۸ تا ۱۵؍ نومبر ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۴۲

نبی رحمت ﷺ کا پیغامِ رحمت

39 ویں سالانہ دو روزہ

ختم نبوۃ کانفرنس چناب نگر

جھلکیاں، تفصیلی رپورٹ اور قراردادیں

- اسلامی شعائر اور قوانین تحفظ ناموس رسالت کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائیگا: مولانا اللہ وسایا
- بیوروکریسی میں چھپے ہوئے قادیانی فوج، دینی قوتوں اور جمہوری اداروں میں ٹکراؤ کی صورت پیدا کر کے خلفشار پھیلا رہے ہیں: مقررین
- ہمیں اس ملک کی وحدت، سلامتی اور خودمختاری عزیز ہے: مولانا زاہد الراشدی

حضرت مولانا عبدالحلیم چشتیؒ کی رحلت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com Email: editorkn@yahoo.com

تین طلاق کا شرعی حکم

س:...... میں نے اپنی بیوی کو غصہ میں تین بار طلاق دی ہے اور یہ طلاق حمل کے دوران دی تھی۔ اس وقت میری بیوی کو چار ماہ کا حمل تھا اور طلاق کے الفاظ یہ تھے: ''میں تمہیں طلاق دیتا ہوں'' اس کے بعد سے میں بیوی سے الگ ہوں اور اب بچے کی پیدائش بھی ہوگئی ہے، پوچھنا یہ ہے کہ کیا مذکورہ طلاق ہوگئی یا نہیں؟ اور اگر ہوچکی ہے تو اب نکاح برقرار رکھنے کی کیا صورت ہوگی؟

ج:...... بصورت مسؤلہ سائل کی بیوی پر مذکورہ خط کشیدہ جملوں سے تین طلاقیں واقع ہوچکی ہیں اور یہ اپنے شوہر پر حرمت مغلظہ کے ساتھ حرام ہوچکی ہے، اب میاں بیوی کی حیثیت سے ان کا ایک ساتھ رہنا، اٹھنا، بیٹھنا اور میل جول رکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ بچے کی پیدائش سے، چونکہ عدت بھی پوری ہوچکی ہے، لہٰذا سائل کی بیوی اب آزاد ہے، جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے اور اگر سائل اور اس کی طلاق شدہ بیوی دوبارہ نکاح قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ سوال میں درج ہے تو اس کا طریقہ قرآن کریم اور احادیث نے یہ بتایا ہے کہ بیوی کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور اس کے ساتھ وظیفہ زوجیت بھی پورا کرے۔ اس کے بعد اگر یہ شخص (دوسرا شوہر) کسی بھی وجہ سے اسے طلاق دیدے، یا اس کا انتقال ہوجائے تو بیوی کی عدت گزر جانے کے بعد ہی سائل اور اس کی طلاق شدہ بیوی دوبارہ نکاح کرسکیں گے، اس کے علاوہ دوبارہ نکاح کی اور کوئی صورت نہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''فَإِن طَلَّقَهَا فَلاَ تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىَ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ۔'' (البقرہ:۲۳۰)

ترجمہ: ''پھر اگر شوہر (تیسری) طلاق دیدے تو اس کے بعد وہ (مطلقہ عورت) اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی، جب تک وہ کسی اور شوہر سے نکاح نہ کرے۔'' (آسان ترجمہ:۱۰۸)

وفی الحدیث: عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت: جاء ت امرأة رفاعة القرظی الیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقالت: انی کنت عند رفاعة، فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت بعده عبدالرحمن بن الزبیر ومامعه الا مثل هدبة الثوب، فقال: أتریدین ان ترجعی الی رفاعة؟ قالت نعمت: قال: لا حتی تذوقی غسیلته ویذوق غسیلتک، متفق علیه.

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۲۸۴، ج:۲، طبع قدیمی)

وفی الهدایة: وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة وثنین فی الأمة لم تحلل له حتی تنکح زوجاً غیره نکاحاً صحیحاً ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها، والاصل فیه قوله تعالیٰ: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیره، والمراد الطلقة الثالثة.

(ہدایہ:۳۹۹، ج:۲ کتاب الطلاق باب الرجعۃ طبع مکتبہ شرکت علمیہ ملتان)

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۹ | ۲۱ تا ۲۸ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ مطابق ۸ تا ۱۵ نومبر ۲۰۲۰ء | شمارہ:۴۲

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتیؒ کی رحلت	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
۳۹ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر	۷	مولانا عبدالنعیم، لاہور
اسلامی تجارت کے بنیادی اصول (۲)	۱۳	مفتی توقیر عالم قاسمی
نبی رحمت ﷺ کا پیغام رحمت	۱۵	مولانا عبدالمنعم فاروقی قاسمی
حافظ عبدالخالق بلوچؒ کی وفات	۱۸	محمد امین فاروقی
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی وتبلیغی اسفار	۱۹	ادارہ
حضرت مولانا شیر محمدؒ کا سانحۂ ارتحال	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۲۴	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT **0010010964710018**

IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتیؒ کی رحلت

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کے شاگردِ رشید، جامعہ علومِ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے شعبہ تخصص فی علوم الحدیث کے مشرف ونگران اور محدثِ جلیل و ماہنامہ بینات کے مدیرِ اول حضرت مولانا محمد عبدالرشید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی، علم دوست شخصیت، نامور محقق عالم، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی ۲۴ رصفر ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۲ر اکتوبر ۲۰۲۰ء بروز پیر اس دنیائے رنگ وبو کی تقریباً ۹۴ بہاریں گزار کر راہیِ عالمِ آخرت ہوگئے، **إنا للّٰہ و إنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ماأخذ ولہٗ ما أعطٰی و کل شيءٍ عندہٗ بأجلٍ مسمّٰی۔**

آپ کی پیدائش ذوالقعدۃ ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۶ر اپریل ۱۹۲۹ء کو ہندوستان کے شہر جے پور راجھستان میں ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کا گھرانہ علم وفضل کا گہوارہ تھا۔ آپ کے والد جناب عبدالرحیم صاحب بھی حافظ اور خطاط تھے۔ آپ کے ۴ بھائی تھے، بڑے بھائی حضرت مولانا محمد عبدالرشید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ تھے، جو جلیل القدر محدث، بلند پایہ محقق اور وفات تک جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے شعبہ تخصص فی علوم الحدیث کے مشرف ونگران تھے۔

حضرت چشتی صاحبؒ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام جے پور میں حاصل کی۔ ۱۹۴۰ء میں مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن میں داخلہ لیا، جہاں عربی کی کچھ تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ تعلیم الاسلام جے پور سے منشی فاضل کا کورس کیا۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے آپؒ نے ۱۳۶۳ھ میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۶۹ھ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ اور دیگر اکابر علماء سے حدیث کی کتب پڑھ کر دورہ حدیث سے فراغت پائی۔۔ آپ نے ۱۹۶۷ء میں کراچی یونیورسٹی سے اسلامیات میں ایم۔اے کیا۔ ۱۹۷۰ء میں لائبریری سائنس میں ماسٹر کیا۔ ۱۹۸۱ء میں آپ کو پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل ہوئی۔

پاکستان بننے کے بعد پاکستان ہجرت کی، اور ابتداء میں رنچھوڑ لائن کے علاقہ میں رہائش اختیار کی۔ ۱۹۴۹ء میں دوسال تک ریڈیو پاکستان میں ملازم رہے، اس کے بعد لیاقت نیشنل لائبریری میں ۱۴ سال تک گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کی، کراچی یونیورسٹی میں بھی کافی عرصے تک خدمات انجام دیں، کچھ عرصہ کراچی یونیورسٹی کی مسجد کی خطابت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ ۱۹۷۷ء میں کراچی یونیورسٹی سے رخصت لے کر نائجیریا تشریف لے گئے، جہاں بیرو یونیورسٹی کی لائبریری میں سینئر فہرست ساز کی حیثیت سے ۱۰ سال خدمات انجام دیں۔ ۱۹۸۷ء کے لگ بھگ پاکستان واپس تشریف لے

آئے۔

۱۴۱۲ھ/۹۱-۱۹۹۲ء میں حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ایماء اور خواہش پر تخصص فی علوم الحدیث کے مشرف ونگران کی حیثیت سے آپ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن تشریف لائے، اور تادمِ واپسیں آپ جامعہ سے منسلک رہے۔ آپ کی نگرانی واِشراف میں سینکڑوں متخصصین نے علوم حدیث اور تحقیق کے میدان میں آپ سے استفادہ کرکے علمی رسوخ حاصل کیا۔ آپ کی زیرِ نگرانی علمِ حدیث کے موضوع کی مناسبت سے درجنوں پی ایچ ڈی کی سطح کے گراں قدر علمی وتحقیقی مقالہ جات لکھے گئے، جو تحقیق کے میدان میں اپنا لوہا منوا چکے ہیں، ان میں سے کئی مقالہ جات طبع بھی ہوچکے ہیں، یہ تمام علمی کاوشیں ان شاء اللہ! آپ کے لئے صدقۂ جاریہ ہیں۔

کتابوں کی دنیا ہی اُن زندگی تھی، انہوں نے اپنی پی ایچ ڈی کا مقالہ بھی ''عہدِ عباسی کے اسلامی کتب خانے'' کے موضوع پر لکھا تھا۔ پاکستان کی سطح پر لائبریری سائنس میں اولین پی ایچ ڈی آپ ہی کے حصہ میں آئی۔ چھ سو کتب کے استفادہ سے تقریباً تیس ہزار حوالہ جات سے مزین اسلامی تہذیب وثقافت اور تاریخ پر یہ مقالہ بہترین اور مستند مأخذ کی حیثیت رکھنے والی دستاویز ہے۔

آپ ایک بلند پایہ محقق تھے اور کئی کتابوں کے محقق ومصنف تھے، آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں: ۱:-''اسلامی قلمرو میں ''**اقرأ وعلّم بالقلم**'' کے ثقافتی جلوے'' (دوجلدیں) [جو پہلے ''اسلامی کتب خانے'' کے عنوان سے چھپی تھی]، ۲:-تذکرہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ، ۳:-حیاتِ امام جزریؒ، ۴:-حیاتِ وحید الزماںؒ، ۵:-**زاد المتقين في سلوك طريق اليقين** (ترجمہ وتشریح)، ۶:-سید احمد شہیدؒ کی اردو تصانیف...اُردو ادب پر ان کی تحریک کا اثر، ۷:-**عُدة الحصن الحصين**، محمد بن جزری (ترجمہ وتشریح)، ۸:-عہدِ نبوی میں صحابہ کرامؓ کی فقہی تربیت، ۹:-فوائدِ جامعہ شرح عجالہ نافعہ، ۱۰:-**مشارق الأنوار** (اردو ترجمہ)، ۱۱:-**نصيحة المسلمين**، مولانا خرم علی بلہوری (ترتیب وتحقیق)، ۱۲:-**البضاعة المزجاة مقدمة مرقاة المفاتيح** (مکتبہ امدادیہ، ملتان)۔

عمر رسیدگی اور ضعف کے باوجود آپ کا تصنیف وتالیف اور مطالعہ کا سلسلہ مستقل جاری رہا۔ آپ کو کتابیں پڑھنے اور جمع کرنے کا بے حد شوق تھا۔ ہر ماہ باقاعدگی سے دفتر ماہنامہ بینات تشریف لاکر خود تازہ شمارہ بھی وصول فرماتے اور نئی چھپنے والی کتب کے بارے میں بھی استفسار فرماتے تھے۔

آپ کے ذاتی کتب خانہ میں کتابوں کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ تھا، جو کئی کمروں پر محیط تھا، اپنی تمام ذاتی کتب آپ نے جامعہ علوم اِسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے کتب خانہ کے لئے اپنی زندگی میں ہی وقف کردی تھیں۔ یہ تمام کتب ان شاء اللہ! حضرتؒ کے لئے ذخیرۂ آخرت اور صدقۂ جاریہ ہیں۔

آپ کا اندازِ درس بھی منفرد اور دلکش ہوتا تھا، آپ کے درس میں لمبی لمبی تقریریں نہیں ہوتی تھیں، بلکہ آپ کی عادت تھی کہ طلبہ سے سوال وجواب کرکے اُن کو بیدار رکھتے تھے، اس طریقہ سے طلبہ کو سوچنے سمجھنے پر اُبھارتے اور دورانِ درس طلبہ سے عبارت پڑھواتے، طلبہ ہی سے تشریح کرواتے تھے، اس لئے طالبِ علم درس سے پہلے ہی مطالعہ کرکے آیا کرتے تھے، جہاں جہاں مناسب خیال فرماتے خود تشریح فرماتے، مگر جامع مانع مقصودی گفتگو فرماتے۔ تخصص فی علوم الحدیث میں سالِ اول کے طلبہ کو ''**شرح نخبة الفكر، مقدمة ابن الصلاح، ثلاث رسائل في علوم الحديث، أصول السرخسي، الرفع والتكميل، الأجوبة الفاضلة في الأسئلة العشرة**'' وغیرہ سبقاً پڑھایا کرتے تھے۔

بخاری اور مسلم کے ''**أصح الكتب بعد كتاب الله**'' ہونے کی بحث کسی قدر تفصیل سے بیان فرمایا کرتے تھے، بلکہ تخصص فی علوم الحدیث کے داخلہ کے لئے آنے والے امیدواروں کے شفوی جائزے میں یہ سوال تقریباً ہر طالب علم سے پوچھتے تھے۔ فرماتے کہ: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے

’’أصح الکتب بعد کتاب اللّٰہ‘‘ ہونے کی بات متقدمین میں سے کسی نے نہیں کہی، بلکہ سب سے پہلے ابن صلاحؒ نے یہ بات کہی ہے، حالانکہ اصحیت کا معیار روات ہیں، نہ کہ مصنف، اگر صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ کسی اور کتاب کی سند میں زیادہ ثقہ راوی ہوں تو وہ روایت ان دو کتابوں کی روایت سے بھی زیادہ قوی ہوسکتی ہے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو عشق کی حد تک محبت تھی، اُن کے ذکر پر آب دیدہ ہوجاتے۔ حضرت مدنیؒ کی انتہائی محبت ہی تھی کہ آپؒ کی اپنی طبع شدہ اسنادِ حدیث کا جو کچھ ہدیہ جمع ہوجاتا، کچھ عرصہ بعد حضرت مدنیؒ کی اہلیہ کو بھجوادیا کرتے تھے۔ جب تک وہ حیات رہیں، یہ سلسلہ جاری رہا۔

آپ ایک سادہ منش، پیکرِ تواضع، نمود ونمائش اور شہرت طلبی سے کوسوں دور، اور ستائش کی تمنا سے بے پرواہ تھے۔ انتہائی علمی اور تحقیقی شخصیت ہونے کے باوجود تصوف سے خصوصی شغف اور لگاؤ تھا۔ ہر سال ماہِ رمضان میں اپنے شیخ حضرت شاہ نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کے لئے اُن کی خانقاہ لاہور تشریف لے جایا کرتے تھے اور رمضان وہیں گزارتے تھے۔

آپ کے پسماندگان میں ۴ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ آپ کی نمازِ جنازہ آپ کے صاحبزادے مولانا ڈاکٹر محمد ثانی (فاضلِ جامعہ) نے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں بعد نمازِ مغرب پڑھائی اور اس کے بعد کراچی یونیورسٹی کے قبرستان میں آپ کے بڑے بھائی حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالرشید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے قریب آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔

آپ کی رحلت جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے لئے ایک بڑا سانحہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی جملہ حسنات کو قبول فرمائے، آپ کے لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس کا مکین بنائے، آمین

جملہ قارئینِ ہفت روزہ ختم نبوت سے حضرتؒ کے لئے ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔

وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد و علٰی آلہٖ و صحبہٖ أجمعین

حمد باری تعالیٰ............انور صابری

خدایا میں تجھے اپنا خدا تسلیم کرتا ہوں ۔۔۔ تہِ دل سے تجھے سب سے بڑا تسلیم کرتا ہوں
ترا ہی نام آتا ہے مرے ہونٹوں پہ رہ رہ کر ۔۔۔ تجھے ہی لائقِ حمد و ثنا تسلیم کرتا ہوں
تری عظمت کے آگے خوف سے اونچے پہاڑوں کو ۔۔۔ میں رائی کی طرح سہما ہوا تسلیم کرتا ہوں
الٰہ العالمیں کوئی نہیں تیرے سوا ہرگز ۔۔۔ تجھے معبودِ برحق، برملا تسلیم کرتا ہوں
تجھی سے مانگتا ہوں میں مدد ہر ایک مشکل میں ۔۔۔ تجھی کو میں فقط مشکل کشا تسلیم کرتا ہوں

ترے ہی پاس مجھ کو لوٹ کر جانا ہے بالآخر
تجھی کو مالکِ روزِ جزا تسلیم کرتا ہوں

۳۹ویں سالانہ دوروزہ آل پاکستان

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر

☆......اسلامی شعائراور قوانین تحفظ ناموس رسالت کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا: مولانا اللہ وسایا

☆......ہمیں اس ملک کی وحدت، سلامتی اور خودمختاری عزیز ہے: مولانا زاہد الراشدی

بیوروکریسی میں چھپے قادیانی فوج، دینی قوتوں اور جمہوری اداروں میں ٹکراؤ کی صورت پیدا کر کے خلفشار پھیلا رہے ہیں: مقررین

رپورٹ: مولانا عبدالنعیم، لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۲، ۲۳/ اکتوبر ۲۰۲۰ء بروز جمعرات و جمعہ کو ۳۹ویں عظیم الشان آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوئی، جس میں خطاب کرتے ہوئے، مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس، ایمان کی بنیاد اور اتحاد امت کی علامت ہے۔ حکومتی ایوانوں میں موجود اسلام و ملک دشمن عناصر اور قادیانی نواز لابیاں تحفظ ختم نبوت جیسے مقدس عقیدہ اور فریضہ کو فرقہ واریت سے جوڑنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں۔ ملک بھر میں توہین انبیاء علیہم السلام اور توہین صحابہؓ و اہل بیتؓ کے بڑھتے ہوئے واقعات حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لئے لمحۂ فکریہ ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اداروں کی سرپرستی میں ملک بھر میں شیعہ سنی فسادات کرانے اور فرقہ واریت کو فروغ دینے کی شعوری طور پر سازش کی جارہی ہے۔ قادیانیوں کے متعلق آئینی ترامیم اور اسلامی قوانین اور دینی اقدار کو سیکولر عناصر اور لادین قوتوں کی لابنگ کی وجہ سے شدید خطرات لاحق ہیں۔ قادیانی مغربی ممالک میں اپنی مظلومیت کا رونا رو کر مغربی طاقتوں سے سیاسی پناہ حاصل کر کے عالمی سطح پر پاکستان کو تنہا اور بدنام کر رہے ہیں۔ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ کا اولین فریضہ ہے کہ بیرونی دنیا میں اپنے سفارت خانوں کے ذریعے قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کے تدارک کے لئے سنجیدگی سے فیصلہ کن اقدامات اٹھائے۔ کانفرنس کی ابتدائی نشستوں کی صدارت نائب امیر مرکزیہ مولانا خواجہ عزیز احمد، حضرت پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری، سائیں عبدالمجیب قریشی، مولانا محمد نواز سیال، پیر رضوان نفیس اور مولانا عبدالمجید چوک سرور شہید والوں نے کی۔ کانفرنس کا آغاز خانقاہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین مولانا خواجہ خلیل احمد کی پُرسوز دعا سے ہوا۔ جب کہ کانفرنس کی پہلی نشست سے جمعیت علماء اسلام کے رہنما سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا محمد امجد خان، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا قاضی ہارون الرشید راولپنڈی، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولاانا علیم الدین شاکر، صاحبزادہ مبشر محمود، مولانا جمیل احمد بندھانی سکھر، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا محمد خبیب، مولانا محمد اویس، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا راشد مدنی سندھ، مولانا محمد طارق معاویہ، مولانا مختار احمد، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد وسیم اسلم اور مولانا محمد ساجد سمیت متعدد دینی و مذہبی رہنماؤں نے خطابات کئے۔ مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور فتنہ قادیانیت کے متعلق تازہ ترین صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر معاہدہ کرنے والے اور قادیانیوں کو شیلٹر مہیا کرنے والے اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ رہتی دنیا تک ختم نبوت کا دفاع ہر قیمت پر کیا جائے گا۔ مولانا مفتی محمد حسن نے کہا کہ تمام بدنی، زبانی و مالی عبادات اور اسلامی احکامات میں ختم نبوت کی بدولت میسر

آئے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ کسی دور میں بھی مسلمانوں میں مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے جھوٹے دعویداروں کو برداشت نہیں کیا گیا۔ مولانا قاضی ہارون الرشید نے کہا کہ حکومتی راہ داریوں میں گستاخان رسول اور اسلام و ملک دشمن سہولت کار موجود ہیں جو کہ علماء کرام کی کردارکشی کر کے حکومتی حساس اداروں کو مساجد و مدارس کے خلاف اکساتے رہتے ہیں۔

درگاہ شریف کے سجادہ نشین مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی نے کہا کہ ختم نبوت کے تبلیغی پروگراموں کا مقصد دفاع ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کے مقدس فریضہ کو فروغ دینا اور اس کی جدوجہد کو جلا بخشنا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح منکرین ختم نبوت کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ ہماری نوجوان نسل ملٹی میڈیا، سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا جیسے مورچوں کو تحفظ ختم نبوت اور اسلامی اقدار و روایات کو فروغ دینے کے لئے استعمال کرے۔

جمعیت علماء اسلام کے سینئر مولانا عطاء الرحمٰن نے کہا کہ ختم نبوت کے دفاع کے لئے ہمارے اکابرین وعوام نے جو قربانیاں دی ہیں۔ وہ تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ پارلیمنٹ کی سطح پر علماء کرام کی جدوجہد پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قادیانی گروہ نے آج تک

کانفرنس کی جھلکیاں

☆...... کانفرنس کا باقاعدہ آغاز صبح دس بجے قرآن کریم کی آیت خاتم النبیین ودیگر آیات کی تلاوت سے ہوا، نعت رسول مقبول کا ہدیہ پیش کیا گیا۔

☆...... کانفرنس کی سیکورٹی پر مامور رضا کارانِ ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء کے لئے دیدہ ودل فرشِ راہ کی عملی تصویر بنے رہے۔

☆...... مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا غلام مصطفی کانفرنس کے عمومی و خصوصی انتظامات پر گہری نظر رکھے ہوئے تھے۔

☆...... سابقہ روایات کے پیش نظر امسال بھی کالعدم تنظیموں، فورتھ شیڈول اور ضلع بندی کے پابند تمام حضرات اس کانفرنس میں شریک نہیں ہوئے۔ کانفرنس میں ضلعی پولیس انتظامیہ خصوصاً ڈی پی او، ڈی سی او کے تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

☆...... کانفرنس کے پنڈال کے شرکاء میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث مکاتب فکر کے لوگ اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شریک تھے۔

☆...... ''تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد'' کے نعروں کی گونج میں خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے افتتاحی دعا فرمائی اور شرکاء کو ہدایات جاری کیں۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری، مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کارکنوں سے مسکراتے چہرے، خندہ پیشانی سے ملتے ہوئے نظر آئے اور ختم نبوت کے مشن کو آگے بڑھانے کی تلقین کرتے رہے۔

☆...... کانفرنس کے پنڈال میں رنگ برنگے خوبصورت بینرز اور سبز رنگ کا سائبان روح پرور منظر پیش کررہا تھا۔ بینروں پر عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، ناموس رسالت کے تحفظ پر مبنی عبارات اور پیغامات درج ہیں۔

☆...... کانفرنس کا وسیع وعریض پنڈال نعرہ تکبیر: اللہ اکبر، خاتم الانبیاء: مصطفی مصطفیٰ، فرما گئے یہ ہادی: لا نبی بعدی اور تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونجتا رہا۔

☆...... کانفرنس کی نقابت و نظامت کے امور سرانجام دیتے ہوئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد خبیب دل نشین انداز میں اسٹیج سے مقررین کو دعوت خطاب دیتے رہے۔

☆...... مولانا عبدالحکیم نعمانی مقررین کی تقاریر کے اقتباسات میڈیا روم پہنچاتے رہے اور مولانا عبدالنعیم و مولانا محمد وسیم اسلم میڈیا سیکشن سے صحافیوں کو کانفرنس کی لمحہ بہ لمحہ کاروائی پر بریفنگ دیتے رہے۔

☆...... عصر کی نماز کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے شرکاء کے تحریری سوالات کے جوابات دیئے۔

☆...... وسیع وعریض پنڈال شرکاء کانفرنس کی کثرت کی وجہ سے تنگی داماں کی شکایت کررہا تھا۔ شرکاء کی کثیر تعداد نے کھڑے ہوکر کانفرنس کی سماعت کی۔

☆...... کانفرنس میں ختم نبوت خط و کتابت کورس اسلام آباد کا بھاری بھرکم وفد جناب خالد مبین کی قیادت میں شامل ہوا۔

☆...... کانفرنس کے اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے رہے۔ جس سے اسٹیج اتحاد امت کا حسین گلدستہ بنا رہا۔

پارلیمنٹ کے فیصلے اور اعلیٰ عدلیہ کے فیصلوں کو تسلیم نہ کرکے بغاوت پر مبنی موقف اپنایا ہوا ہے۔

مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ ہم زندگی کے آخری سانس تک تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔ اس پُر آشوب دور میں فتنوں سے بچنے کے لئے اکابرین کی مجالس، مساجد و مدارس اور صلحاء امت سے تعلق قائم رکھنا ہوگا۔ ہمارے نوجوان آج بھی اپنے اکابرین کی طرح حرمت رسول اور دفاع ختم نبوت کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ ہماری جوان نسل کارگ وریشہ عشق رسالت سے سرشار اور معطر ہے۔ صحابہ کرامؓ پر زبان درازی کرنے والے دراصل ختم نبوت پر حملہ آور ہیں۔ ہم ہر فلور پر ناموس رسالت کے قوانین اور قادیانیت کے متعلق آئینی شقوں کو ختم کرنے کی سازشوں کا مردانہ وار مقابلہ کریں گے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی نوشہرہ نے کہا کہ صحابہ کرامؓ سب سے پہلے محافظین ختم نبوت اور قدوسیوں کی جماعت ہے۔ دفاع ختم نبوت اور دفاع صحابہ لازم وملزوم ہے۔ اسلام آباد سمیت ملک کے کسی بھی دینی مدرسہ کو حکومتی کنٹرول میں لینے کا عزم کسی صورت بھی کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ مولانا محمد راشد مدنی سندھی نے کہا کہ قادیانیت کا کفر دیگر غیر مسلموں کی طرح نہیں بلکہ ان کے کفریہ عقائد ارتداد و زندقہ کے زمرہ میں آتے ہیں۔ اس لئے تمام مسلمان قادیانیوں کی مصنوعات کا ہر سطح پر بائیکاٹ کریں۔

مولانا اللہ وسایا نے شرکاء کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکمران اور قادیانیت نواز لابیاں سن لیں کہ قانون انسداد توہین رسالت اور قوانین ختم نبوت کو چھیڑنا آگ وخون سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ اسلامی اقدار، اسلامی شعائر اور قوانین تحفظ ناموس رسالت کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ اسلامیان پاکستان قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن گھناؤنی سازشوں کا ادراک کرکے اتفاق و یگانگت سے ناکام بنانے میں ہراول دستے کا کردار ادا کریں۔ اسلام کے نام سے معرض وجود میں آنے والے ملک پاکستان میں قادیانی اور یہودی ایجنڈا نہیں چلنے دیا جائے گا۔

مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ سکہ بند قادیانی عناصر خود کو آئین کا پابند اور اقلیت تسلیم کرنے کی بجائے اب بھی چناب نگر پریس سے گستاخانہ لٹریچر اور فولڈر پرنٹ کررہے ہیں۔ قادیانی جرائد اور رسائل میں غیر قانونی طور پر اسلامی شعائر اور مسلمانوں کی مذہبی اصطلاحات استعمال کرکے آئین پاکستان کی واضح خلاف ورزی کررہے ہیں جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہورہے ہیں۔ مولانا عبدالنعیم نے کہا کہ گستاخان رسول کو سپورٹ کرنے والے دنیا وآخرت میں ذلیل ہوں گے۔ قاری جمیل احمد بندھانی نے کہا کہ قادیانیت نواز حکمرانوں کے لئے وبال جان ثابت ہوگی۔ مولانا محمد وسیم اسلم نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کو متنازعہ بنانے والے اور فرقہ واریت سے تعبیر کرنے والے منکرین ختم نبوت کو کندھا فراہم کررہے ہیں۔

کانفرنس کی دوسری نشست:

کانفرنس کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ چناب نگر میں قادیانی جماعت کی طرف سے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر انسانی حقوق کی تنظیموں کی خاموشی سمجھ سے بالاتر ہے۔ بیوروکریسی میں چھپے ہوئے قادیانی فوج، دینی قوتوں اور جمہوری اداروں میں ٹکراؤ کی صورت پیدا کرکے خلفشار پھیلا رہے ہیں۔ امتناع قادیانیت ایکٹ کی روشنی میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر، کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے استعمال سے منع کیا جائے۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سول اور فوج کے بنیادی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے۔ بیرون ممالک میں قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کے تدارک کے لئے پاکستانی سفارتخانوں کو متحرک اور فعال کیا جائے۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد و پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی، خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد، مولانا صاحبزادہ نجیب احمد، مولانا محبّ اللہ لورالائی، مولانا شہاب الدین موسیٰ زئی شریف نے کی۔ جب کہ کانفرنس سے جماعت اسلامی کے امیر سینیٹر سراج الحق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلی مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد اعجاز مصطفی، مولانا ڈاکٹر محمد سعید اسکندر کے علاوہ معروف دانشور جناب عبداللہ حمید گل، جناب سردار شاہ جہان سابق ایم این اے مانسہرہ، جمعیۃ علماء پاکستان ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، مولانا عبدالشکور رضوی کے علاوہ مولانا کریم بخش ملتان،

مولانا قاضی ارشد الحسینی، مولانا منیر احمد منور کہروڑپکا، قاری مشتاق الرحمٰن راولپنڈی، مولانا محمد رضوان عزیز عارف والا، خواجہ مدثر محمود تونسہ شریف، مولانا زاہد الراشدی، مجلس احرار اسلام کے سید کفیل شاہ بخاری، جمعیت اہلحدیث کے علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، علامہ ضیاء اللہ شاہ بخاری، سید سلمان گیلانی سمیت متعدد مذہبی رہنماؤں اور مقتدر شخصیات نے خطاب کیا۔

جماعت اسلامی کے امیر سینیٹر سراج الحق نے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ کے قول کے مطابق جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل مانگنے والا بھی کافر ہوجاتا ہے۔ نبوت کے جھوٹے دعویدار اور توہین رسالت کرنے والوں کو زمین پر رہنے نہ دیا جائے۔ قادیانیت کا زہریلا سانپ عالمی قوتوں کی پشت پناہی اور پرورش کی وجہ سے زہریلا اژدہا بن گیا ہے۔ افریقی ممالک میں مسلمان قادیانی ارتدادی سازشوں کا شکار ہورہے ہیں۔ پاکستان میں علمائے کرام کی قتل و غارت اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانے میں قادیانی سازشیں کارفرما ہیں۔ موجودہ حکومت نے فیصل مسجد کے قریب مندر کے لئے سوملین روپے دیئے اور نواز شریف کے دور میں دوسوملین روپے کی زمین دی گئی۔ عمران حکومت نے آسیہ ملعونہ کو پروٹوکول کے ساتھ باہر فرار کرایا تو نواز شریف کی حکومت نے غازی ممتاز قادری کو پھانسی دی۔ پنجاب میں گزشتہ پندرہ سالوں سے دینی مدارس کے علماء کرام کے ساتھ ہتک آمیز رویہ اپنایا جارہا ہے۔ ان سیاسی گماشتوں سے خیر کی توقع رکھنا اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔ علماء کرام پر اعتماد کرنے سے مغربی کلچر وثقافت اور مغربی سیاست کو شکست دی جاسکتی ہے۔

مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی نے کہا کہ علماء کرام اور اسلامیان پاکستان تحفظ ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کے مقدس مشن کی آبیاری کو دنیا و آخرت کی سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ آج پوری قوم افواج پاکستان کی قومی و ملی خدمات کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

مولانا کریم بخش ملتانی نے کہا کہ جو بھی نبوت کے سایہ میں آئے گا، نبوت کا نور پائے گا۔ تمام انبیاء کرام نے بھی آخری نبی کی گواہی دی۔ تمام اقوام عالم کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ دنیا کا امن شریعت پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے۔ نظام شریعت کے نفاذ سے دنیا میں امن قائم ہوگا۔ اس امت کے علماء قرآن وسنت کے وارث ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی آمد ثانی کے بعد بھی شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔

جمعیت علماء پاکستان کے صدر ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں تمام مکاتب فکر کے اتحاد و یگانگت کی برکت سے قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ تحفظ ناموس رسالت اور قوانین ختم نبوت بھی اتحاد کی وجہ سے موجود ہیں۔ ملی یکجہتی کونسل نے ہر دور میں اتحاد امت کو قائم کرکے فرقہ واریت کا خاتمہ کیا۔ ملک میں جو فرقہ واریت بڑھائی جارہی ہے اس کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہے پاکستان میں مدارس ومساجد کی سالمیت پر حرف نہیں آنے دیں گے اور ملک کو سیکولر نہیں بننے دیں گے۔

مولانا عبدالشکور رضوی نے کہا کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کا پلیٹ فارم ہے۔ موجودہ حکومت میں قادیانیوں کو ہر طریقہ سے پروموٹ کیا جارہا ہے۔ بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمارے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیر اعظم کی زبان خاتم النّبیین کے الفاظ کی ادائیگی میں غوطہ کھا جاتی ہے۔ سوچی سمجھی سازش کے تحت مسلمانوں پر قادیانیوں کو اور اسلام دشمن قوتوں کو مسلط کیا جارہا ہے۔ قادیانی اگر تعصب کی عینک اتار کر مرزا قادیانی کی کتب پڑھیں تو ان پر اسلام کی حقیقت واضح ہوجائے گی اور انہیں معلوم ہوگا کہ مرزا قادیانی کی کتب تضادات کا مجموعہ اور الحاد وارتداد کا چربہ ہیں۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ کم ازکم اپنی فیملیوں میں تمام افراد کو ختم نبوت پر ایک آیت اور ایک حدیث زبانی یاد ہونی چاہئے۔

مولانا مفتی محمد احمد خان، مولانا ڈاکٹر سعید اسکندر نے کہا کہ قدرت کی طرف سے منتخب افراد ختم نبوت کا کام کرتے ہیں۔ سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ مسلمانوں کا یقین محکم ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا اللہ تعالیٰ نے ذوالفقار علی بھٹو سے تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کا کام لیا۔ میں اکابرین ختم نبوت کی عظمتوں کو سلام کرتا ہوں کہ پارلیمنٹ کی کارروائی پر کتاب شائع کردی۔ آدھا پاکستان قادیانی کیا ہونا تھا قومی اسمبلی کی کارروائی کو پڑھ کر سینکڑوں قادیانیوں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والوں سے بڑھ کر اور کوئی صلحاء کی جماعت نہیں ہے۔ افریقی و یورپی ممالک میں تحفظ ختم نبوت کی مقدس آواز پاکستان کے علماء کی کاوشوں کی وجہ سے پہنچی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اسٹیج اتحاد امت کی وجہ سے بہت بڑی نعمت ہے۔ پورے ملک میں عالمی مجلس تحفظ

ختم نبوت تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کا گلدستہ سجا کر اتحاد و یگانگت کا درس دیتی ہے۔

مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ پہلی بات یہ کہ ہم تقسیم در تقسیم جیسے بحران کا شکار ہیں۔ ادارے خود چھانٹی کر کے بتائیں کہ بلیک واٹر اور این جی اوز کا کردار کون ادا کر رہا ہے۔ کون کس ایجنڈے پر کام کر رہا ہے۔ ہمیں اس ملک کی وحدت، سلامتی اور خود مختاری عزیز ہے۔ میں قادیانیوں سے کہنا چاہتا ہوں تم جس رنگ میں بھی آؤ گے ہم تمہیں نور ایمانی سے پہچان لیتے ہیں۔ ہم تو قادیانیوں کے ماسک اور ایس او پیز کو بھی جانتے ہیں۔ قادیانیوں کی تکنیک یہ ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرزا قادیانی کی دعویٰ نبوت سے پہلے کی تحریریں دکھاتے ہیں قادیانی مربیوں کا اپنے منسوخ شدہ عقائد کو پیش کرنا یہ بتلاتا ہے کہ تمہارا ماضی کے عقائد کی طرف آنے کو جی چاہتا ہے۔

مولانا ابتسام الٰہی ظہیر نے کہا کہ ہم سب ختم نبوت کے جیالے، آمنہ کے لال کی محبت کی وجہ سے ہیں۔ ہم ہر دور میں ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کو عام کرتے رہے ہیں۔ ہم تحفظ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ تحفظ ناموس رسالت کے لئے پس دیوار زنداں جانا اور اپنے خون کا نذرانہ پیش کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ مولانا نور محمد ہزاروی نے کہا کہ ختم نبوت پر ایمان کے بغیر نماز، روزہ اور دیگر عبادات بے سود ہیں۔ ختم نبوت کا غدار اور ناموس رسالت پر حملہ کرنے والا مسلم سوسائٹی کا حصہ نہیں رہتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی پہرہ داری کرنا والہانہ محبت و عشق کا اظہار ہے۔ سید کفیل شاہ بخاری نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور قادیانی جماعت کے تمام دفاتر اور نیٹ ورک سیل کیا جائے۔ تعلیمی اداروں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جائے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا قافلہ تردید قادیانیت کے لئے پوری آب و تاب کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ مولانا محمد رضوان عزیز نے کہا کہ قادیانیوں نے نوخیز نسل کو گمراہ کرنے کے لئے اپنا روایتی طریقہ بدل دیا، سوشل میڈیا پر مسلمانوں کے دلوں سے اسلام کی محبت نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کا کفر یہودیوں اور عیسائیوں کے کفر سے بڑھ کر زندقہ تک پہنچ چکا ہے۔ معروضی حالات کے پیش نظر مرزا محمد علی جہلمی اور جاوید احمد غامدی مرزا قادیانی کے قدم بہ قدم چل رہا ہے۔

کانفرنس کی مختلف نشستوں سے مولانا جمیل الرحمٰن اختر، مولانا محمد عارف شامی، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد عادل خورشید، مولانا محمد اقبال، مولانا فضل الرحمٰن منگلا، مولانا محمد نعیم، مولانا حنیف سیال، مولانا توصیف احمد، مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا عبدالسلام گلگت، مولانا عبدالعزیز لاہور، مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی سمیت مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں نے خطاب کیا۔

قرار دادیں

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ''۳۹ ویں آل پاکستان دوروزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس'' چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام مدعووین، مندوبین وضلعی انتظامیہ اور شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات کی تشریف آوری اور تعاون سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ فقید المثال اجتماع ملک بھر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت ابوسفیانؓ اور حضرت امیر معاویہؓ سمیت تمام صحابہ کرامؓ کی توہین کے واقعات کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ توہین صحابہؓ و اہل بیتؓ کی روک تھام کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع مولانا ڈاکٹر محمد عادل خانؒ کے بہیمانہ قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کراچی سمیت ملک بھر میں علماء کرام اور دینی کارکنوں کی ٹارگٹ کلنگ کو روکا جائے اور ڈاکٹر عادل خان کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ہم برطانوی پارلیمنٹ میں ۴۰ ارکان کی طرف سے ۲۰؍جولائی ۲۰۲۰ء کو پیش کردہ پاکستان کے خلاف رپورٹ کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور یہ گروپ جس کا نام ''آل پارٹیز پارلیمینٹری گروپ فار دی احمدیہ مسلم کمیونٹی'' رکھا گیا ہوا ہے۔ اس کے نام میں کفار کے لئے ''مسلم'' لفظ کے استعمال کو مسترد کرتے ہیں۔ نیز یہ کہ ایسی رپورٹس اور یکطرفہ من گھڑت انکوائری کو جس میں خود ہی جج, جیوری اور پراسیکیوٹر کا کردار ادا کیا گیا ہوا سے برطانوی جمہوریت کے ماتھے پر بدنما دھبہ قرار دیتے ہیں۔ یہ اجتماع اس رپورٹ کو اپنے ملک پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیتا ہے اور

حکومتِ پاکستان کے وزیر برائے پارلیمانی امور علی محمد خان صاحب پر قادیانیوں کی طرف سے لگائے گئے من گھڑت اور بے بنیاالزامات کومسترد کرتے ہوئے اس رپورٹ میں پاکستان پر لگائے گئے ہر قادیانی الزام کی مذمت کرتا ہے

☆...... یہ اجتماع اقوامِ متحدہ کے ہائی کمیشن برائے انسانی حقوق کی طرف سے جموں کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالیوں کے حوالہ سے شائع کردہ رپورٹ مورخہ ۱۴/جون ۲۰۱۸ء میں ان الفاظ کی بھی مذمت کرتا ہے کہ آزاد جموں وکشمیر کے پارلیمان نے ۶/فروری ۲۰۱۸ءکو مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دے کر انسانی حقوق کی کوئی خلاف ورزی کی ہے۔ یہ اجتماع قرار دیتا ہے کہ کسی غیر مسلم کو ریاست اپنے آئین و قانون میں غیر مسلم قرار دے تو یہ کسی طرح بھی کسی انسانی حق کی خلاف ورزی نہیں ہے۔ یہ اجتماع ہائی کمیشن کی رپورٹ میں ان الفاظ کی بھی مذمت کرتا ہے کہ گلگت بلتستان اور آزاد جموں وکشمیر سے ناموسِ رسالت کے تحفظ کے قانون کو ختم کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع آزاد جموں وکشمیر پارلیمان کی طرف سے قادیانیوں کو اپنے عبوری آئین میں غیر مسلم قرار دینے کے فیصلہ پر اپنے اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ عبوری آئین میں مزید ترمیم کر کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے الگ الگ فرنچائز قائم کرتے ہوئے ذیلی قانون سازی کے ذریعہ مسلمانوں کے فرنچائز میں داخلے کے لئے ختم نبوت کا حلف نامہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی طرح لازم شرط قرار دیا جائے...... اس حوالہ سے ۱۳/اکتوبر ۲۰۲۰ءکو آزاد جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی میں پیر سید علی رضا بخاری کی طرف سے پیش کردہ دونوں قراردادوں پر محرک کو اور ۱۴ تاریخ کو ان قراردادوں کو پاس کرنے والی اسمبلی اور قائد ایوان راجہ محمد فاروق حیدر خان کو مبارک باد پیش کرتا ہے اور حکومتِ آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسی حوالہ سے آزاد جموں وکشمیر ہائی کورٹ کے فیصلہ بعنوان ''عبدالوحید قاسمی وغیرہ بنام آزاد حکومت وغیرہ'' مصدرہ ۲۲/جنوری ۲۰۲۰ء اور قانون ساز اسمبلی سے پاس کردہ حالیہ قرارداد کی روشنی میں قانون سازی کے لئے عملی اقدامات اٹھائے۔

☆...... یہ اجتماع پارلیمنٹ آف پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلام آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ مصدرہ ۴/جولائی ۲۰۱۸ء کی تصریحات کے مطابق عقیدہ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے مزید قانون سازی کرے...... ایک پارلیمانی قانون کے ذریعہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کا ان کی آبادی کے تناسب سے الگ الگ کوٹہ مقرر کیا جائے۔ ملازمت کے لئے درخواست دہندہ کے درخواست فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ لازمی شرط کے طور پر شامل کیا جائے...... رجسٹریشن کے کاغذات میں بھی ایک پارلیمانی قانون کے ذریعہ مرزا غلام قادیانی کے پیروکاروں کے ناموں کے ساتھ لفظ ''مرزائی'' یا ''قادیانی'' اضافی طور پر شامل کیا جائے جیسے عیسائیوں کے نام کے ساتھ لفظ ''مسیح'' لکھا اور پکارا جاتا ہے...... نیز ایک اور پارلیمانی قانون کے ذریعہ مسلم فیملی لاز میں ترمیم یا اضافہ کر کے مسلمانوں کے نکاح کی رجسٹریشن میں ختمِ نبوت کے حلف نامہ کو ایک اضافی کالم کے طور پر شامل کیا جائے جس طرح کہ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی قانون ساز اسمبلی مورخہ ۱۴/اکتوبر ۲۰۲۰ء کو ایک قرارداد کے ذریعہ یہ فیصلہ کر چکی ہے، پاکستانی پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کو بھی ایسا کرنا چاہئے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی روشنی میں قادیانی عبادت گاہوں اور مراکز سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات اور دیگر اسلامی اصطلاحات محفوظ کی جائیں اور قادیانیوں کو قانون کی روشنی میں اسلامی شعائر کے استعمال سے منع کیا گیا۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا کا اجراء اور نفاذ کیا جائے۔ اور دیگر اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف کو بھی تحویل میں لیا جائے۔

☆...... قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنا عدالتی نظام قائم کر رکھا ہے۔ جو اسٹیٹ در اسٹیٹ کے مترادف ہے۔ لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلاتفریق چناب نگر کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ ☆☆

اسلامی تجارت کے بنیادی اصول

دوسری قسط

مفتی توقیر عالم قاسمی

امام ترمذیؒ نے فرمایا: علما فرماتے ہیں کہ دھوکا دینا حرام ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے ورع وتقویٰ کا بے مثال واقعہ:

علی بن حفص بزازؒ سے روایت ہے کہ میرے والد حفص بن عبدالرحمنؒ، ابوحنیفہؒ کے شریک تجارت تھے، امام ابوحنیفہؒ ان کے پاس سامان بھیجا کرتے تھے، ایک مرتبہ سامان بھیجا تو ان کو خبردار کردیا کہ فلاں فلاں کپڑے میں عیب ہے، جب بیچنا تو بیان کردینا، حفصؒ نے سامان بیچ دیا؛ لیکن خریدار کو عیب بتلانا بھول گئے اور خریدار کا پتہ بھی معلوم نہ ہوسکا، جب امام ابوحنیفہؒ کو علم ہوا تو کل مال کی قیمت خیرات کردی اور حفصؒ کو شرکت سے الگ کردیا۔ یہ رقم تیس ہزار درہم تھی۔ (تذکرۃ النعمان)

ناپ تول میں کمی کرنا سخت گناہ ہے:

ناپ تول میں کمی کرنا ناجائز اور حرام ہے، قرآن کریم میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اس عمل قبیح کی مذمت بیان کی ہے اور اس پر سخت وعید سنائی ہے۔ شعیب علیہ السلام کی قوم پر جو عذاب آیا تھا، اس کا سبب ان میں شرک وکفر کی بیماری کے علاوہ ایک بہت بڑا عیب ناپ تول میں کمی بیشی بھی تھی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃ المطففین میں فرمایا: ''وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ o الَّذِیۡنَ اِذَا اکۡتَالُوۡا عَلَی النَّاسِ یَسۡتَوۡفُوۡنَ o وَاِذَا کَالُوۡهُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ o اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ o لِیَوۡمٍ عَظِیۡمٍ o یَّوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ o۔'' (سورۃ المطففین: ۱-۶)

ترجمہ: ''خرابی اور عذاب شدید ہے گھٹانے والوں کے لئے، وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ناپ کر، یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر اور کم کرکے دیتے ہیں۔ کیا وہ لوگ خیال نہیں رکھتے کہ ان کو اٹھایا جائے گا اس بڑے دن کے واسطے، جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔''

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ ناپ میں سب سے بدترین تھے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ''وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ'' نازل فرمایا: اس کے بعد اچھی طرح ناپ تول کرنے لگے اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ یہ پہلی سورت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، جس وقت کہ آپ مدینہ تشریف لائے، وہاں کے لوگوں میں یہ خرابی تھی کہ جب کچھ خریدتے تو زیادہ وصول کرتے اور جب کوئی چیز بیچتے تو ناپ تول کم کرکے اور گھٹا کر دیتے تھے، پھر جب یہ سورت نازل ہوئی تو وہ اس عمل بد سے رک گئے اور پورا پورا دینے لگے، اوران کا یہ طریقہ آج تک چلا آرہا ہے۔ (تفسیر قرطبی، ابن کثیر)

قوم شعیب علیہ السلام کی ہلاکت کا تذکرہ بھی سورۂ ھود میں ملاحظہ کیجیے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو نبی بنا کر بھیجا، انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ناپ تول کو نہ گھٹاؤ، میں تم کو ہر حال میں دیکھتا ہوں اور بلا شبہ میں تم پر ایسے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو گھیر لینے والا ہے اور اے قوم! پورا کرو ناپ اور تول انصاف سے اور نہ گھٹاؤ لوگوں کو ان کی چیزیں اور زمین پر فساد مت پھیلاؤ اور آ پکڑا ان ظالموں کو کڑک نے، پھر صبح کو رہ گئے اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے، گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے۔ سن لو پھٹکار ہے مدین کے لئے جیسے پھٹکار ہوئی تھی ثمود پر۔'' (سورۂ ھود)

فائدہ: یہاں قوم شعیب کا کڑک (فرشتہ کی چیخ) سے ہلاک ہونا مذکور ہے اور اعراف میں ''رَجف'' کا لفظ آیا ہے، یعنی زلزلہ سے ہلاک ہوئے، اور سورۂ شعراء میں ''عَذَابُ یَوۡمِ الظُّلَّۃِ'' آیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ عذاب کے بادل سائباں کی طرح ان پر محیط ہوگئے۔ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ یہ تینوں قسم کے عذاب اس قوم پر جمع کردئے گئے تھے، پھر ہر سورت میں وہاں کے

سیاق کے مناسب عذاب کا ذکر کیا گیا۔ اعراف میں تھا کہ ان لوگوں نے شعیب سے کہا: ہم تم کو اور تمہارے ساتھیوں کو اپنی سرزمین سے نکال دیں گے، وہاں بتلا دیا کہ جس زمین سے نکالنا چاہتے تھے اسی کے زلزلہ سے ہلاک ہوئے، یہاں ان کے سخت گستاخانہ مقالات کا ذکر تھا، اس لئے بالمقابل آسمانی ''صیحہ'' (کڑک) کا ذکر فرمایا، گویا عذاب الٰہی کی ایک کڑک میں ان کی سب آوازیں گم ہوگئیں۔ سورۂ شعراء میں ان کا یہ قول نقل کیا ہے: ''فَاَسقِط عَلَینَا کِسفاً مِّنَ السَّمَاءِ کُنتَ مِنَ الصَّادِقِینَ'' یعنی اگر تو سچا ہے تو ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا گرادے؟ اس کے بالمقابلہ میں ''عَذَابُ یَومِ الظُّلِ'' کا تذکرہ فرمایا۔

(فوائد عثمانی، آیت:۹۴)

جب لوگ ناپ تول میں کمی بیشی کرنے لگتے ہیں اور ان میں یہ عادت اورلت پڑ جاتی ہے تو ان پر اللہ کا عذاب قحط سالی اور مہنگائی وگرانی کی شکل میں نازل ہونے اور ظاہر ہونے لگتا ہے، فرمانِ نبی سنئے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مَا اَظهَرَ قَومِ البخسَ فی المکیالِ والمیزانِ لاَ ابتلاهم اللّٰہ بالقحطِ والغلاءِ۔'' (تفسیر قرطبی، سورۂ اعراف)

ترجمہ: کسی بھی قوم نے ناپ تول میں کمی ظاہر نہیں کی اور کمی کرنا شروع نہیں کیا؛ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قحط اور گرانی ومہنگائی میں مبتلا کر دیا۔

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: ''لانقصَ قوم المکیالَ والمیزانَ لاَّ قُطِعَ عنهم الرزقُ– وفی رواىٍ عنه–لاَّقُطِعَ عنهم القطرُ۔'' (موطا امام مالکؒ)

کسی قوم نے ناپ تول میں کمی نہیں کی؛ مگر ان کی روزی کم کر دی جاتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ان سے بارش روک دی جاتی ہے، بارش نہیں ہوتی ہے اور قحط پڑ جاتا ہے۔

اور حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں: ''اذا جِئتَ ارضاً یُوفُونَ المکیالَ والمیزانَ فَاَطِلِ القیامَ بها، وذا جئت ارضاً یَنقُصُونَ المکیالَ والمیزانَ فَقلِلِ المُقامَ بها۔'' (موطا:امام مالکؒ، جامع البیوع)

جب تم ایسی سرزمین میں پہنچو، جہاں لوگ ناپ تول پورا پورا کرتے ہیں تو وہاں زیادہ دنوں تک ٹھہرو (اگر تم کو ضرورت ہو)۔ اور اگر تم ایسی سرزمین میں پہنچو، جہاں لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں تو تم وہاں قیام کم کرو (اس لئے کہ کسی منکر اور گناہ کا ظہور اور عموم ان چیزوں میں سے ہے جس کی تعجیل عذاب سے ڈرنا چاہئے؛ لہٰذا ایسا نہ ہو کہ وہاں اللہ کا کوئی عذاب نازل ہوجائے اور تم بھی اس میں گرفتار ہو جاؤ)۔

خرید وفروخت میں بکثرت قسم کھانا:

خرید وفروخت میں بکثرت قسم کھانا، یا جھوٹی قسم کھانا، تاکہ خریدار اور گاہک کو اس کی بات کا یقین ہوجائے اور اس کی تجارت خوب خوب چلنے لگے، یہ بھی ناجائز اور گناہ ہے، شریعت میں اس کی اجازت نہیں ہے، احادیث میں اس پر وعید آئی ہے اور اس کی مذمت بیان کی گئی، اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وَلاَ تَتَّخِذُوا اَیمَانَکُم دَخَلاً بَینَکُم۔'' (النحل)

قال البغوۃ فی شرح السنة: ''اخدیعً، ودَغلاً، وَغِشًّا'' (شرح السنۃ للبغوی)

ترجمہ: اور اپنی قسموں کو آپس میں دھوکہ دینے کے لئے مت ٹھہراؤ۔ یعنی اپنی قسموں کو آپس میں دھوکا دینے اور خیانت کرنے کے لئے استعمال مت کرو۔

حضرت ابوقتادہ انصاریؓ سے روایت ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: ''اِیَّاکُم وکثر الحلفِ فی البیعِ، فانّه یُنفِقُ، ثمّ یَمحَقُ۔'' (مسلم)

یعنی تم کسی چیز کو فروخت کرنے میں زیادہ قسم مت کھایا کرو؛ اس لئے کہ وہ (قسم کھانا) بیع کو رائج کرتا ہے یعنی کاروبار کو فروغ دیتا ہے؛ لیکن پھر اس کو گھٹا دیتا، کم کر دیتا ہے، مٹا دیتا ہے اور بے برکت کر دیتا ہے۔

اور حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''الحَلِفُ مُنفِق للسِلعةِ، مَمحَق للربحِ– وفی–: الیمینُ الکاذبُ منفق للسلعِ، ممحق للکسبِ۔'' (مستخرج ابی عوان)

بیع وشراء میں قسم کھانا سامانِ بیع کو رائج کرتا اور فروغ دیتا ہے اور برکت اور کمائی کو کم کرتا اور گھٹاتا ہے۔

اور ایک حدیث میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ثلاثًا لایُکلّمُهمُ اللّٰهُ یومَ القیامِ، ولایُزَکِّیهم، وَلَهُم عذاب الیم، المنّانُ، والمُسبلُ، والمنفقُ سِلعته بالحلفِ الکاذبِ۔'' (مصنف ابن ابی شیب)

تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا، گناہ سے ان کا تزکیہ نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (۱) احسان جتلانے والا (۲) ٹخنے سے نیچے لنگی یا پائجامہ یا جبہ پہننے والا (۳) اور جھوٹی قسم کے ذریعہ اپنی تجارت کو فروغ دینے والا۔ (جاری ہے)

نبیٔ رحمت ﷺ کا پیغامِ رحمت

مفتی عبدالمنعم فاروقی قاسمی

نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل صرف بلادِ عرب ہی نہیں بلکہ پوری دنیا ظلمت کدہ میں تبدیل ہو چکی تھی، ہر طرف کفر و شرک، قتل و غارت گری، لوٹ مار، ظلم و ستم، بے حیائی و بے شرمی، شراب و کباب، دھوکہ وفریب اور بداخلاقی و بد امنی کا دور دورہ تھا، لڑکیوں کی پیدائش کو معیوب سمجھا جاتا تھا، انہیں پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، آپسی عداوتیں عروج پر تھیں، معمولی اختلاف پر برسوں جنگ کیا کرتے تھے، طاقتور کمزور پر ظلم کرتا تھا، مالدار غریب پر حکومت کرتا تھا، انسان بیچے خریدے جاتے تھے اور انہیں غلام باندی بنا کر رکھا جاتا، ہر سُو ابلیسی اور طاغوتی لشکر دندناتے پھر رہے تھے، انسان انسانیت کی سطح سے نیچے گر چکا تھا، ان حالات و کیفیات کو دیکھ کر زمانہ انگشت بدنداں تھا، انسانیت نوحہ کناں اور ماتم زدہ تھی، مورخین نے اس زمانہ کو دورِ جاہلیت کا نام دیا ہے، ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر فضل و کرم فرمایا اور انسانوں کی راہنمائی و راہبری اور ان کی ہدایت و سرفرازی کے لئے محسنِ انسانیت، رحمتِ عالم، خاتم الانبیاء والمرسلین، محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے عالم اور قیامت تک کے لئے آخری رسول بنا کر مبعوث فرمایا، آپؐ کی تشریف آوری کیا تھی گویا پوری انسانیت کے لئے آبِ رحمت تھی، ظلمتیں کافور ہوئیں، ہر سمت اُجالا ہو گیا، معبودانِ باطل منہ کے بل گر پڑے، توحید کا علم بلند ہوا، کفر و شرک کا طلسم ٹوٹ گیا، توحید و رسالت جلوہ گر ہوا، ظلم و ستم کے بادل چھٹ گئے، عدل و انصاف کی رم جھم بارش برسنے لگی، بے حیائی و بے شرمی بھاگ کھڑی ہوئی، شرم و حیا نے اپنی چادر تان لی، دم توڑتی ہوئی انسانیت کو آکسیجن ملا، اسے حیاتِ نو حاصل ہوئی اور انسانیت نے چین وسکون کی سانس لی، نبیٔ رحمت نے دنیا کو خدائی احکام و فرمان سے روشناس کرایا اور اپنی بے مثال و بے نظیر تعلیمات سے لوگوں کو جینے کی راہ دکھائی، دنیا کو امن و امان، اطمینان وسکون کا پیغام دیا، جن و انس سے ان کے خالق و مالک کا تعارف کرایا، دنیا کی تخلیق اور اس میں انسانوں کے بسائے جانے کے مقصد کو واضح کیا، بتایا کہ سب کا خالق و مالک ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی عبادت و پرستش کے لائق ہے، دنیا کا نظام اسی کے دم سے ہے، ہر شئے پر اسی کی حکومت و حاکمیت ہے، موت و حیات کا وہی خالق ہے، نفع و ضرر کا وہی موجد ہے، اس کی مرضی اور امر کے بغیر نہ کوئی پتہ ہل سکتا ہے، نہ کوئی قطرہ گر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی شئے وجود میں آسکتی ہے، اس نے ایک مقصد کے تحت اور ایک وقت مقررہ دے کر انسانوں کو دنیا میں بھیجا ہے، اس کی اصل زندگی آخرت ہے جو لامحدود ہے، آخرت میں خدا کا قرب اور انعامات کے حصول کا مدار دنیا میں خدا اور پیغمبر خدا کی تابعداری پر موقوف ہے، نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد ہی انسانوں کو خدا کی مرضی بتانا اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کی عملی صورت دکھانا ہے، نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رحمت بھری تعلیمات سے انسانوں کو مکمل رہبری و رہنمائی فرمائی، عبادات ہوں یا معاملات، اجتماعی ہو یا انفرادی، عائلی ہوں یا معاشرتی، جلوت ہو یا خلوت، شہری ہو یا ملکی، عالمی ہو یا آفاقی غرض یہ کہ انسانی زندگی کے کسی گوشہ کو تشنہ نہیں چھوڑا، نبیٔ رحمت نے بتایا کہ آدم علیہ السلام پہلے انسان ہیں اور سارے انسان انہی کی اولاد ہیں، کسی گورے کو کالے پر، مالدار کو غریب پر، عربی کو عجمی پر، آقا کو غلام پر اور بادشاہ کو عامی پر ہرگز فوقیت حاصل نہیں مگر نگاہِ خداوندی میں وہی شخص محترم و مکرم ہے جو اس سے ڈرتا ہے اور اس کی مرضی پر چلتا ہے، انسانیت کا احترام بہت بڑی چیز ہے، ظلم زیادتی کرنے والے، زمین میں فساد برپا کرنے والے اللہ کی نظر میں مبغوض ہیں، ماں باپ کی خدمت بڑی عبادت ہے، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی باعث اجر ہے، اہل تعلق اور پڑوس سے

اچھا برتاؤ ایمان کا حصہ ہے، غریب ومسکین، بیوہ ویتیم کی مدد ونصرت بہت بڑی خدمت ہے، نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف انسانوں کے ساتھ تعلق، ہمدردی اور مدد ونصرت کی تعلیم دی بلکہ حیوانات کو تکلیف دینے اور نباتات کو بے ضرورت کاٹنے اور ضائع کرنے سے منع فرمایا، نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے احترام انسانیت کی طرف اس قدر توجہ دلائی کہ انسانی تاریخ میں اس کی نظیر ملنا ناممکن ہے، چنانچہ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کی نہایت بلیغ اور جامع تقریر اس کا بین ثبوت ہے جوانہوں نے شاہ حبشہ ''اصحمہ نجاشی'' کے دربار میں کی تھی، اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مشرکین مکہ کی ایذارسانیوں سے تنگ آکر بعض مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر حبشہ ہجرت کر گئے، مشرکین مکہ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ایک وفد حبشہ بھیجا تاکہ انہیں واپس لایا جاسکے، مشرکین کے وفد نے نجاشی کے دربار میں پہنچ کر اول تحائف پیش کئے، پھر مسلمانوں کے خلاف بادشاہ کو خوب بھڑکایا، تحقیق حال کے لئے جب بادشاہ نے مسلمانوں کو بلایا تو اس موقع پر حضرت جعفرؓ نے شاہ حبشہ کے سامنے جن الفاظ میں تقریر دل پذیر کی اس کا کچھ حصہ یہ تھا ''اے بادشاہ! ہم سب جاہل اور نادان تھے، بتوں کو پوجتے اور مردار کھاتے تھے، قسم قسم کی بے حیائیوں میں مبتلا تھے، رشتے ناتوں کو توڑا کرتے اور پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے، ہم میں کا طاقتور کمزوروں پر ظلم کرتا تھا، اسی حالت سے ہم دوچار تھے کہ اللہ نے ہم پر رحم فرمایا اور ہم ہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا، جس کے حسب ونسب اور صدق وامانت اور عفت وپاکدامنی سے ہم خوب واقف ہیں، اس نے ہم کو ایک اللہ کی طرف بلایا، اسی کی پرستش کا حکم دیا اور سچائی، امانت داری اور صلہ رحمی کی تعلیم دی، پڑوسیوں سے حسن سلوک کرنے، لڑائی جھگڑے سے بچنے، حرام کھانے سے، یتیموں کا مال کھانے، پاک دامن پر تہمت لگانے اور تمام بے حیائی کے کاموں سے بچنے کا حکم دیا اور یہ حکم دیا کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں، کسی کو اس کا شریک نہ کریں، نماز پڑھیں، زکوٰۃ دیں، روزہ رکھیں اور اپنا جان ومال راہ خدا میں لگانے سے گریز نہ کریں۔ (سیرت المصطفیٰ)

نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام انسانوں کے علاوہ، ملکی، شہری اور پڑوسی سے لے کر جملہ رشتہ داروں تک کے حقوق بتائے ہیں، نبیٔ رحمت نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبہ میں انسانی حقوق اور احترام انسانیت کی طرف جس انداز میں توجہ دلائی وہ تمام انسانوں کے لئے آبِ حیات کی حیثیت رکھتا ہے، ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا باپ بھی ایک ہی ہے، خبردار! کسی عربی کو عجمی پر برتری حاصل نہیں اور نہ کسی عجمی کو عربی پر فضیلت حاصل ہے اور نہ کالے رنگ والے کو گورے رنگ والے پر اور نہ سرخ رنگ والے کو کسی کالے رنگ والے پر فوقیت حاصل ہے، سوائے تقویٰ اور پرہیزگاری کے۔'' (مسند احمد) ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا: نیکیوں میں سب سے جلدی ثواب صلہ رحمی اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک پر ملتا ہے۔ (ابن ماجہ) رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کی عمر میں اضافہ کیا جائے تو اسے چاہئے کہ رشتہ داروں کو جوڑے رکھے۔ (بخاری) یتیموں کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں دونوں اس طرح ساتھ ہوں گے، جیسے شہادت اور بیچ کی انگلی۔ (بخاری) بیوہ اور مسکین کی مدد ونصرت کرنے کی فضیلت بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیوہ اور مسکین کی مدد کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے اور رات میں مسلسل نماز پڑھنے والے اور دن میں مسلسل روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔ (بخاری) پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ (مسلم) ایک دوسری حدیث میں پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں کو جنت کی بشارت اور ان کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والوں کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔ (مشکوٰۃ) چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور بڑوں کے ساتھ احترام واکرام کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔ (ترمذی)

نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات کے ذریعہ صنف نازک کو بلند و بالا مقام عطا کیا، انہیں وہ مرتبہ عطا کیا جن کی وہ مستحق تھیں، آپؐ نے عورتوں کو جو عزت و عظمت سے نوازا تاریخ انسانی میں اس کی مثال نہیں، آپؐ کی آمد سے پہلے صنف نازک کا

بدترین استحصال کیا جاتا تھا، ان کے حقوق پامال کئے جا چکے تھے، باندی بنا کر ان کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا تھا، اپنی تسکین کی خاطر انہیں شمع محفل بنایا جاتا تھا، بعض بدبخت ان کی پیدائش کو منحوس تصور کر کے پیدا ہوتے ہی انہیں زندہ درگور کر دیتے تھے، غرض یہ کہ عورتوں کے ساتھ انتہائی ناروا سلوک کیا جاتا تھا، ایسے ناگفتہ بہ حالات میں آپ ؐ کی آمد و بعثت ہوئی، آپ نے آتے ہی عورتوں کو وہ مقام دلایا جس کا صدیوں سے انہیں انتظار تھا، آپ ؐ نے اپنی تعلیمات کے ذریعہ فرمایا کہ عورت ہر روپ میں قابل تعظیم اور لائق احترام ہے، اس کی خدمت اور عمدہ برتاؤ باعث اجر و ثواب ہے، عورت اگر ماں ہے تو اس کے قدموں میں جنت ہے، اگر عورت بیوی ہے تو اس پر خرچ بہترین صدقہ ہے، اگر وہ بہن یا بیٹی ہے تو ان کی دیکھ بھال، عمدہ تربیت اور شادی کر کے ان کے گھر بسانا دخول جنت کا ذریعہ ہے، آپ ؐ نے جنگ و جدال اور دشمن سے مڈبھیڑ کے موقع پر بھی انسانیت کے لحاظ کی تعلیم دی ہے، چنانچہ اسی تعلیم و تربیت کا نتیجہ تھا کہ خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر کو روانہ کرتے وقت اس کے کمانڈر کو ہدایتیں دیتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا: کسی بچہ کو قتل نہ کرنا، کسی عورت پر ہاتھ نہ اُٹھانا، کسی ضعیف کو نہ مارنا، کوئی پھل دار درخت نہ کاٹنا، کسی بکری وغیرہ کو خواہ مخواہ ذبح نہ کرنا، کسی باغ کو نہ جلانا، کسی باغ کو پانی چھوڑ کر تباہ نہ کرنا، بزدلی نہ دکھانا، اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

نبی رحمت اور آپ کی رحمت بھری تعلیمات جو آئینہ کی طرح صاف شفاف ہیں، اس کے باوجود آج پوری دنیا میں اسلام دشمن طاقتیں نہایت منظم طریقہ سے ان حسین، لاجواب اور لاثانی تعلیمات کو بدنام کرنے اور اس حسین چہرہ کو مسخ کرنے کی ناپاک کوشش میں لگے ہوئے ہیں، اس سازش میں مغربی ذرائع ابلاغ زیادہ پیش پیش ہے، چند فرضی اسلامی ناموں کا سہارا لے کر نبیٔ رحمت کے نام لیواؤں کو بدنام کرنے کی انتہائی مذموم کوششوں میں لگے ہوئے ہیں، لیکن بحیثیت مسلمان ہونے کے ان نازک حالات اور فتنہ پروری کے اس دور میں ہماری ذمہ داری ہے کہ نبیٔ رحمت کی رحمت والی تعلیمات سے دنیا کو روشناس کرائیں، اپنی صلاحیت و قابلیت کا استعمال کرتے ہوئے اپنی بساط کے موافق دنیا کے سامنے اس کے نقوش کو اجاگر کریں، اپنے قول و عمل، اخلاق واطوار اور اپنے کردار کے ذریعہ ثابت کریں کہ نبیٔ رحمت کی تعلیمات واقعی لاجواب، انسانیت نواز، امن وسکون کا ضامن اور قلبی اطمینان کا باعث ہیں، دور حاضر میں تو تڑپتی، سسکتی اور امن وامان کی متلاشی انسانیت کو پیام رحمت کی اشد ضرورت ہے، اس کے بغیر انسانیت کے سکون کا تصور عبث ہے، آج دنیا مادی ترقیات کے باوجود تباہی و بربادی کے دہانے پر کھڑی ہے، اگر نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمت والا پیام نہ پہنچا تو تباہی سے بچنا ان کے لئے ناممکن ہو جائے گا، ہم غلامان نبیٔ رحمت خود بھی تعلیمات نبوی کے مطابق زندگی گزاریں اور رحمت والا پیغام دوسروں تک بھی پہنچانے کی فکر کریں، یقیناً نبی رحمت کی تعلیمات اور سیرت مبارکہ سے ہر زمانے کے لئے، ہر فرد کے لئے ہے، اسے اپنا کر ہی بے چین دنیا امن وسکون اور اطمینان و راحت پاسکتی ہے، بس ضرورت ہے تو اسے سیکھنے کی، اس سے دنیا کو روشناس کرانے کی اور اس کے مطابق عمل کرنے کی۔

☆☆..................☆☆

تحفظ ختم نبوت کورس، شکارپور

شکارپور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام دو روزہ تحفظ ختم نبوت کورس گاؤں بروہی جاڑاواہ نزد لکھی غلام شاہ شکارپور میں منعقد ہوا۔ کورس ۱۳ر ستمبر ۲۰۲۰ء بعد نماز مغرب تا عشاء دیر تک جاری رہا، جس میں مولانا ظفر اللہ سندھی مبلغ ختم نبوت لاڑکانہ، حیدرآباد کے مبلغ ختم نبوت مولانا توصیف احمد اور جامعہ اشرفیہ سکھر کے طالب علم مجاہد ختم نبوت مولانا غلام مرتضیٰ کے بیانات ہوئے۔ علماء کرام نے مرزا قادیانی کے کفریہ دعاوی، الہامات اور خرافات مرزا پر بیان کیا اور عقیدۂ ختم نبوت پر بھی روشنی ڈالی، جبکہ ۱۴ر ستمبر کو بعد نماز مغرب تا عشاء کورس میں مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا توصیف احمد اور سکھر کے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد حسین ناصر نے ظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان، حیاتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کذباتِ مرزا قادیانی کے موضوع پر لیکچر دیئے۔ اس دو روزہ کورس میں کثیر تعداد میں علاقہ کے لوگوں نے شرکت کی۔ مولانا توصیف احمد نے پروجیکٹر کی مدد سے حاضرین کو مرزا قادیانی کی کتابوں کے حوالہ جات دکھائے۔ مولانا حبیب الرحمٰن و دیگر احباب نے کورس کو کامیاب کرنے کے لئے بھرپور محنت کی، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

معروف عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹھٹھہ کے ناظم عمومی

مدرسہ حمادیہ باب الاسلام گھارو کے بانی و مہتمم

حافظ عبدالخالق بلوچ کی وفات

آپ کی نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفی نے پڑھائی

ٹھٹھہ (محمد امین فاروقی) معروف عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹھٹھہ کے ناظم عمومی، مدرسہ حمادیہ باب الاسلام گھارو کے بانی مہتمم حافظ عبدالخالق بلوچ طوفانی ۷۱ سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ ۱۷/ اکتوبر ۲۰۲۰ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ کی امامت میں ادا کی گئی جس میں بڑی تعداد میں لوگوں سمیت مذہبی سیاسی راہنماؤں مولانا عبدالوہاب بلوچ، مولانا سلیم عاطف چانڈیو، مولانا شکیل چانڈیو، مولانا عبدالقادر اعوان، مولانا افتخار حضروی، مولانا سعیدالرحمٰن ہشامی، سیف الملوک شاہ، تاجر ملک شاہجہان اعوان، آزاد خان، مہر دین راجپوت، صحافی سید عمران، سلیمان جوکھیو، مختیار لاشاری، سرفراز خان، غفار خان، عمران اچکزئی، عرفان شیخ، سنی تحریک کے آصف قادری، جماعت اہل سنت کے علامہ پلیجو، مولوی عبدالقادر بابڑہ، مولانا میر بلیدی، مولانا اشتیاق سمیت اہل تشیع حضرات اور واٹر بورڈ کے ملازمین نے شرکت کی۔

مرحوم حافظ عبدالخالق بلوچؒ کے انتقال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد پشاور میں ہونے کی وجہ سے نماز جنازہ میں شرکت نہ کر سکے، تاہم انہوں نے حافظ صاحبؒ کی وفات کی اطلاع ملنے پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کے کلمات کہے۔ حافظ عبدالخالق بلوچ کی رحلت پر پیپلز پارٹی رہنما غلام قادر پلیجو نے اظہار تعزیت کیا، نماز جنازہ کے بعد مرحوم کی میت ان کے آبائی گاؤں کوٹلہ رحیم علی شاہ جتوئی روانہ کردی گئی۔ مرحوم حافظ عبدالخالق بلوچ ۱۹۴۹ء کو جتوئی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد شکارپور کی مشہور دینی درسگاہ میں قاری محمد علی مدنی سے دینی تعلیم حاصل کی، سکھر میں میاں محمد شریف مرحوم والد سابق وزیراعظم نواز شریف کی نجی فیکٹری کی مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔

۱۹۷۰ء میں گھارو کے ایک کچے مکان میں مدرسہ حمادیہ باب الاسلام کی بنیاد رکھی، ساتھ واٹر بورڈ کی ملازمت بھی رہی، آپ نے تمام زندگی قرآنی علوم سمیت دفاع ختم نبوت میں گزار دی۔ حافظ عبدالخالق بلوچؒ نے نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس، ناموس اور تحفظ صحابہ کرامؓ کے لئے دن رات ٹھٹھہ، سجاول، بدین، تھر سمیت کے ٹی بندر، گھارو چھان تک محنت کی اور فتنۂ قادیانیت کا تعاقب بھی جاری رکھا، انہوں نے سینکڑوں مذہبی جلسے بھی کروائے جن میں ملک کے معروف مبلغین اسلام اور خطیب علماء حضرات نے شرکت کی۔

سواد اعظم اہلسنت کی تحریک کے مرکزی قائدین جب فلٹر ریسٹ ہاؤس میں نظر بند تھے تب ان کی مہمان نوازی آپ کے سپرد رہی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ، جامعہ بنوریہ، جامعہ احسن العلوم، جامعہ رحمانیہ، جامع مسجد باب رحمت پرانی نمائش اور جامعہ خاتم النبیین سمیت چھوٹے بڑے مدارس کے بانی علماء کرام سے رابطہ میں رہنا، ان کی دعوت کرنا، خطابات کرانا حافظ صاحب کا خاص ذوق اور فکر رہا۔ غرض کہ اکابر علماء کرام کا ان پر اور ان کا ان حضرات پر اعتماد و سرپرستی حافظ صاحبؒ کی اندرونِ سندھ کے اضلاع میں وجہ شہرت رہی۔ مرحوم انسانی ہمدردی کے تحت فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے، مذہب اسلام کے فروغ میں سینکڑوں غیر مسلم ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے جن کی بنیادی دیکھ بھال اپنی ذمہ داری سمجھ کر نبھاتے رہے۔

حافظ صاحب مرحوم قرآن کریم کے زبردست قاری اور پُرجوش خطیب تھے۔ گزشتہ سال دسمبر میں لاہور گئے، جہاں انہیں فالج کا اٹیک ہوا اور صاحبِ فراش ہوگئے، سال بھر کی علالت کے بعد بروز ہفتہ رات ساڑھے گیارہ بجے داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس فانی دنیا سے دارالبقا کی طرف کوچ کر گئے۔ اللہ کریم ان کی کامل مغفرت فرمائے اور اپنی زندگی میں تحفظ ختم نبوت کے لئے کی گئی خدمات کو ان کا توشہ آخرت بنائے۔ آمین۔

☆☆.................☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

ضلع شیخوپورہ وننکانہ کا چارروزہ تبلیغی دورہ

جامعہ اسلامیہ فاروق آباد میں تین روزہ ختم نبوت کورس: جامعہ کی بنیاد ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ کے رفیق درس مولانا محمد یعقوب ربانی فاضل جامعہ ربانیہ پھلور نے ۱۶/شوال المکرّم ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں رکھی۔ جس کا حکم اس دور کے عظیم خادمِ حدیث شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق کشمیریؒ نے فرمایا۔ ہمارے سابق مبلغ مولانا محمد علی صدیقیؒ اسی ادارہ کے تعلیم یافتہ تھے۔ مولانا محمد یعقوب ربانی، متحرک، فعال اور مجاہد عالم دین تھے۔ ان کی شبانہ روز کوشش سے جامعہ اسلامیہ کے نام سے قائم ہونے والا مکتب جامعہ کی شکل اختیار کرگیا اور دورۂ حدیث شریف تک اسباق ہونے لگے، بلکہ مولانا نے حفظ بخاری کی بنیاد رکھی۔ تین علماء کرام نے سنداً ومتناً بخاری شریف یاد کی۔ مولانا ربانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام اور دیگر دینی تنظیموں کی تحریکوں کے نہ صرف موید تھے، بلکہ تحریکوں کی قیادت کے شانہ بشانہ کردار ادا کرنے والے عالم تھے۔ راقم جب لاہور میں ۱۹۹۰ء میں مبلغ بن کر آیا تو اس وقت ضلع شیخوپورہ میں کوئی مبلغ نہ تھا۔ راقم اس ضلع کو کور کرتا تھا۔ مولانا کی خدمت میں سال میں دو تین مرتبہ حاضری ہوجاتی تھی۔ ان دنوں شہر کی مرکزی مسجد گنبد والی کے خطیب فاضل دیوبند مولانا غلام محمدؒ تھے۔ مجلس کی تشکیل ہوئی تو ان دونوں بزرگوں کی سرپرستی میں حاجی محمد حسین جنجوعہؒ امیر اور مولانا غلام محمدؒ کے فرزند ارجمند مولانا محمد اسلم ناظم اعلیٰ بنائے گئے۔ سال میں ایک جمعہ مرکزی مسجد اور ایک جمعہ جامعہ اسلامیہ میں ضروری تھا اور یہ بھی ناممکن تھا کہ راقم فاروق آباد آئے اور مولانا محمد یعقوب ربانیؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہو۔ مولانا لٹریری آدمی تھے، جب بھی حاضری ہوئی مولانا کو محو مطالعہ پایا۔ مولانا کے ایک بھائی مولانا حبیب اللہ فاضل عالم ہیں۔ مدرسہ میں جب تک درجہ کتب رہا مدرس رہے۔ اب ان کی سرپرستی میں ادارہ چل رہا ہے۔ راقم نے جامعہ اسلامیہ میں ایک جمعہ کے بیان میں بتلایا کہ ہر قادیانی اپنی ماہانہ آمدنی کا دسواں یا سولواں حصہ اپنے مرکز کو دیتا ہے، تو حاجی محمد حسین جنجوعہؒ فرمانے لگے کہ: میری پینشن سات سو ماہانہ ہے، میں بھی ماہانہ دسواں حصہ دیا کروں گا اور جب پینشن میں اضافہ ہوا تو ماہانہ امداد میں بھی اضافہ کردیا اور پھر ایسے فنافی الجماعۃ ہوئے کہ ان کی پہچان ختم نبوت بن گئی۔ ان کے فرزند ارجمند چوہدری عمر زمان جنجوعہ بھی اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے رہے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہوئے اور پھر سنبھل نہ سکے۔ اب بھی ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ پاک انہیں صحت وتندرستی سے سرفراز فرمائیں۔ مولانا محمد یعقوب ربانیؒ کو اللہ پاک نے تین بیٹے عطاء فرمائے۔ مولانا محمود ربانی ان کی وفات کے بعد ان کے جانشین بنے، ایک بیٹے حافظ مشہود ربانی ہیں۔ اس وقت دونوں بھائی جدہ میں ہیں۔ منجھلے صاحبزادے قاری مسعود ربانی اپنے والد کے جانشین ہیں اور ادارہ چلارہے ہیں۔ ادارہ میں بنین کی تو صرف حفظ وناظرہ کی کلاسیں ہیں، جبکہ بنات میں عالمیہ تک کلاسیں جاری ہیں۔ شیخوپورہ ضلع کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے جامعہ اسلامیہ میں ۲۵ تا ۲۷/ستمبر تین روزہ ختم نبوت کورس رکھا۔ آخری، انعامی و اختتامی تقریب میں راقم نے بھی شرکت کی اور صحیح جوابات دینے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

جامع مسجد الفردوس شیخوپورہ میں ختم نبوت کنونشن: جامع مسجد کے خطیب مولانا امتیاز احمد کشمیری ہیں جو فنافی الجمعیۃ ہیں اور ختم نبوت کے کاموں میں بھی گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہمارے سابق مبلغین مولانا ریاض احمد وٹو، مولانا محمد خالد عابد اور موجودہ مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا کی خوب سرپرستی فرماتے ہیں۔ گزشتہ رات فاروق آباد میں منعقد ہونے والے ختم نبوت کورس کی اختتامی نشست میں بھی تشریف لائے، انہوں نے اپنی جامع مسجد الفردوس گلی کرنالیاں میں ۲۸/ستمبر کو ظہر کی نماز کے بعد ختم نبوت کنونشن رکھا جو ان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا فضل الرحمٰن منگلا اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔

جامعہ اجمل المدارس فیروز وٹواں: شیخوپورہ کے بانی مولانا سرورشعیب مدظلہ ہیں جو جامعہ خیرالمدارس ملتان کے فاضل، امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کے مسترشدین میں سے ہیں اور حضرت والا کی وفات کے بعد خانقاہ شیرانوالہ سے مسلسل تعلق رکھے ہوئے ہیں۔موجودہ جانشین حضرت میاں محمداجمل قادری مدظلہ کے نام سے جامعہ کا اجمل المدارس نام رکھا۔حضرت میاں صاحب بھی بھرپور سرپرستی فرماتے ہیں سال میں دو تین مرتبہ ان کی تشریف آوری ہوتی رہتی ہے،مجلس کے قدردانوں میں ہیں۔بنین و بنات کا مدرسہ چلارہے ہیں، ان سے تیس سالہ دوستی ہے، چنانچہ ۲۸ ستمبر عصر کی نماز کے بعدان کے جامعہ کی مسجد میں راقم کا بیان ہوا۔

جامع مسجد رحیم نگر میں جلسہ: اسی روز مغرب کی نماز کے بعد رحیم نگر کی جامع مسجد میں جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا سرور شعیب مدظلہ نے کی جبکہ جلسہ کا انتظام خطیب جامع مسجد مولانا قاری محمد رمضان اور جناب شفاقت نے کیا۔ جناب شفاقت رحیم نگر کی مجلس کے زعماء میں سے ہیں۔آپ نے رحیم نگر میں باقاعدہ مجلس کا دفتر قائم کیا ہوا ہے۔رحیم نگر میں چندگھر قادیانیوں کے بھی ہیں تو راقم نے ان کے پسندیدہ موضوع حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیلی بیان کیا۔ راقم نے اپنے بیان میں کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ’’رفع الی السماء ‘‘ قرآن پاک میں ہے:’’بل رفعه الله اليه ‘‘ اور’’نزول من السماء ‘‘ کواحادیث کریمہ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا۔ نیزامام مہدی علیہ الرضوان کی علامات بھی بیان کیں اور ان علامات سے مرزا قادیانی کا تقابل کیا تو حضرت مہدی علیہ الرضوان کی علامات میں سے ایک علامت قادیانی مرزا میں نہیں پائی جاتی تو مرزا قادیانی دعویٰ مہدویت میں جھوٹا ثابت ہوا، جب کوئی شخص ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو اس کی کسی اور بات اور دعویٰ کا اعتبار نہیں رہتا۔ نیز راقم نے احادیث کریمہ سے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی حیات اور رفع و نزول کوتفصیل سے بیان کیا۔

جامعہ امدادیہ واربرٹن میں ختم نبوت کورس: ضلعی مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے پروجیکٹر کے ذریعہ تین روزہ ختم نبوت کورس پڑھانے کا انتظام کیا۔آج کورس کا پہلا دن تھا، مبلغ موصوف نے پروجیکٹر کے ذریعہ مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ اس کی کتابوں سے باحوالہ دکھلائے، اس تقریب کی صدارت بھی مولانا سرورشعیب نے کی۔ منگلا صاحب کے لیکچر کے بعد راقم نے قادیانیوں کے امت مسلمہ سے اختلافی بنیادی مسائل ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب وصدق مرزا قادیانی پر مختصر گفتگو کی اور دعائیہ کلمات بھی کہے۔ جامعہ اسلامیہ امدادیہ کے بانی استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت الشیخ مولانا نذیر احمد رحمہ اللہ تھے۔ یہ جامعہ بھی جامعہ امدادیہ فیصل آباد کی شاخ ہے۔ اس کے انچارج حضرت الشیخ مولانا نذیر احمدؒ کے تلمیذ رشید مولانا تنویر احمد مانسہروی ہیں، جو جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے فاضل ہیں۔منڈی واربرٹن میں ہمارے ایک جانباز مجاہد ساتھی مولانا حسین علیؒ ہوتے تھے جو ایک ٹانگ سے معذور ہونے کے باوجود بہت بہادر انسان تھے، جو علاقہ میں ختم نبوت کی پہچان تھے یا ختم نبوت ان کی پہچان تھی۔ ان کے بڑے فرزند ارجمند شیعہ سنی تناظر میں شہید کردیئے گئے۔ دوسرے بیٹے بھی چندسال پہلے وفات پاگئے۔اللہ پاک تینوں باپ بیٹوں کی قبروں کو جنت کا باغ ونہار بنائے، بیان سے پہلے اور بعد میں مولانا حسین علیؒ بہت یاد آئے۔رات کا قیام وآرام جامعہ اجمل المدارس فیروزوٹواں میں رہا اور ۲۹ ستمبر کو صبح کی نماز کے بعد راقم کا ’’گستاخ رسول کی شرعی سزا‘‘ کے عنوان سے تفصیلی بیان ہوا۔

جامعہ حسن القرآن مانانوالہ میں حاضری: مدرسہ کا سنگ بنیاد نامور اسکالر شیخ الحدیث مولانا زاہدالراشدی مدظلہ نے ۲۰۰۵ء میں رکھا۔اس وقت جامعہ میں تین اساتذہ کرام کی نگرانی میں مقامی طلبا کے علاوہ ۶۰ طلبا مسافر ہیں۔۲۹ ستمبر ظہر کی نماز کے بعد طلبا اور اساتذہ کرام سے علم کی فضیلت اور ادب کے عنوان پر خطاب کیا۔حسن القرآن جامعہ کے بانی استاذ العلماء مولانا محبّ النبی مدظلہ لاہور کے شاگرد رشید مولانا غلام مصطفیٰ ہیں۔

جامعہ رشیدیہ مانانوالہ: چوہدری محمد داؤد نے شروع کیا جو آج کل جامعہ اشرفیہ لاہور کے دارالافتاء میں مولانا مفتی محمد داؤد کے نام سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔موصوف نے مانانوالہ سے لاہور جامعہ اشرفیہ کے قریب رہائش منتقل کرلی اور اصلاحی تعلق شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرورؒ سے قائم کیا۔مفتی محمد داؤد مدظلہ کے ایک فرزند مولانا علی داؤد حفظہ اللہ جامعہ اشرفیہ میں بڑی کتابوں کے طالب علم

تھے، حضرت صوفی صاحب نور اللہ مرقدہ کے حکم پر آپ نے جامعہ میں طالب علمی اختیار فرمالی۔ مولانا علی داؤد نے پہلے دورۂ حدیث شریف کیا اور ان کے والد گرامی مولانا مفتی محمد داؤد مدظلہ نے بعد میں۔ دورۂ حدیث شریف کے بعد افتاء کی کلاس میں داخلہ لیا۔ خداداد صلاحیتوں سے کورس کی تکمیل کے بعد جامعہ میں دارالافتاء میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں، مولانا چوہدری مفتی محمد داؤد مدظلہ نے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں ان کے حلقہ میں ایک قادیانی چوہدری بشیر احمد صوبائی سیٹ پر الیکشن لڑ رہا تھا۔ مولانا عبداللطیف انور شاہ کوٹی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے ساتھ مل کر پورے علاقہ میں بھرپور جدوجہد کی اور نام وثواب کمایا۔ چوہدری محمد داؤد کے لاہور منتقل ہونے کے بعد جامعہ رشیدیہ ویران ہوگیا تو مقامی احباب نے اس کی تعمیر و ترقی کی کوششیں جاری رکھیں۔ مناظر اسلام، فاضل مسیحیات مولانا بشیر احمد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک فرزند ارجمند مولانا لطف اللہ الحسینی بھی یہاں امام وخطیب رہے۔ ان کے بعد بھی علماء کرام، حفاظ و قرأ آتے رہے، لیکن مدرسہ ویران رہا۔ جامعہ اجمل المدارس فیروز وٹواں کے بانی مولانا سرور شعیب مدظلہ جن کا چند سطور قبل تذکرہ آچکا بھی کچھ عرصہ رہے، لیکن مدرسہ کی کیفیت جوں کی توں رہی۔ چار سال قبل موخر الذکر کے برادر زادہ مولانا محمد فرقان حفظہ اللہ تشریف لائے۔ موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بھی علاقائی ذمہ دار ہیں۔ متحرک و فعال عالم دین ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ سے مدرسہ کی رونقیں بحال ہورہی ہیں، ۲۰ مسافر طلبا زیر تعلیم ہیں۔ مولانا محمد فرقان جہاں مدرسہ کی تعمیر وترقی اور توسیع کے لئے کوشاں ہیں، وہاں پوری سب تحصیل مانانوالہ میں بھی قادیانیت کا تعاقب جاری رکھے ہوئے ہیں، اللہ پاک ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔

مدنی مسجد دیوان والا میں جلسہ ختم نبوت: مانانوالہ کے مضافات میں دیوان والا ایک قصبہ ہے، جہاں کمبوہ برادری قیام پذیر ہے، جو مالیر کوٹلہ سے ہجرت کر کے آئے تمام کے تمام مسلمان اہلِ حق کی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۲۹ ر ستمبر مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء تک جلسہ منعقد ہوا، عشاء تاخیر سے ادا کی گئی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد فرقان اور راقم کے بیانات ہوئے۔ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کی دعوت دی۔ مسلمانان دیوان والا نے وعدہ کیا کہ حسب سابق بھرپور طریقہ سے کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ جلسہ میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔

جامع مسجد ولی بورا میں درس: رات قیام و آرام ولی بورا میں کیا۔ ولی بورا کی پوری آبادی روہتکی زبان بولنے والے مسلمانوں پر مشتمل ہے، جہاں بہاولپور سے تعلق رکھنے والے مولانا سعید احمد سلمہ عرصہ بارہ سال سے امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی استدعا پر مولانا محمد فرقان نے ۳۰ ر ستمبر صبح کی نماز کے بعد درس کا وعدہ فرمالیا، چنانچہ درس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ یہاں بھی مولانا محمد فرقان اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

مولانا محمد طیب عارف: جامعہ اسلامیہ فاروق آباد کے فاضل ہیں۔ گزشتہ اوراق میں گزرا کہ جامعہ کے بانی مولانا محمد یعقوب ربانیؒ نے حفظ بخاری کا سلسلہ شروع فرمایا، تین خوش نصیب علماء کرام نے سند ومتن کے ساتھ بخاری شریف یاد کی۔ ان میں ایک خوش نصیب مولانا محمد طیب عارف مدظلہ بھی ہیں جو فراغت کے بعد شیخوپورہ فیصل آباد روڈ پر واقع شاداب ٹیکسٹائل ملز میں خطابت و امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی فرمائش پر چند منٹ ان کے ہاں بھی قیام کیا۔

مولانا سیّد خبیب شاہ کے مطب میں: موصوف کے والد گرامی حضرت مولانا سیّد فاروق ناصر شاہ رحمہ اللہ جو ہمارے مرکزی نائب امیر حضرت اقدس حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم کے خلیفہ مجاز تھے۔ غالباً ناصر تخلص بھی حضرت خاکوانی صاحب کے نام پر رکھا ہوا تھا۔ چند ماہ پہلے ان کا انتقال ہوا، جن کی خدمات پر مضمون پہلے آچکا ہے۔ انہوں نے انتقال کے وقت اپنے جانشین اور فرزند مولانا سیّد خبیب احمد شاہ کو وصیت کی تھی کہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس جوالفتح گراؤنڈ میں موصوف اپنے خرچہ پر منعقد کراتے رہے کے بارے میں فرمایا کہ یہ کانفرنس نہیں چھوڑنی، چنانچہ مولانا خبیب احمد شاہ سلمہ کانفرنس کو جاری رکھے ہوئے ہیں، موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے نائب امیر بھی ہیں۔ ۳۰ ر ستمبر عصر کی نماز ان کی خانقاہ اور مطب میں ادا کی۔ موصوف اچھے طبیب بھی ہیں۔ اللہ پاک ان کے ہاتھ میں شفاء کی کیفیت پیدا فرمائیں۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

حضرت مولانا شیر محمدؒ کا سانحۂ ارتحال

حضرت مولانا شیر محمدؒ بھی چل بسے۔ مرحوم پنیالہ ڈیرہ اسماعیل خان کے رہنے والے تھے، آپ کے والد محترم شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ کے مسترشدین میں سے تھے۔ حضرت مدنیؒ کو خط لکھا کہ اپنے بیٹے شیر محمدؒ کو دینی تعلیم دلوانا چاہتا ہوں راہنمائی فرمائیں کہ انہیں کس مدرسہ میں داخل کراؤں۔ حضرت مدنیؒ نے جواب میں فرمایا کہ انہیں مولانا خیر محمدؒ کے مدرسہ خیرالمدارس ملتان میں داخل کرادیں۔ مولانا شیر محمدؒ ابھی گیارہ سال کے تھے کہ جامعہ خیرالمدارس میں داخل کرادیئے گئے۔ آپ نے خیرالعلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ (دونوں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے اجل خلفاء میں سے تھے) مولانا مفتی محمد عبداللہ ڈیرویؒ ثم ملتانی، مولانا غلام مصطفیٰ ملتانی، مولانا عتیق الرحمٰنؒ سمیت اساتذہ خیرالمدارس سے کریما سے بخاری تک تعلیم حاصل کی۔ فراغت کے بعد کچھ عرصہ جامعہ رحیمیہ قصبہ مڑل ملتان، فیصل آباد کے ایک مدرسہ میں معلّمی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

۱۴۰۱ھ (۱۹۸۱ء) میں خیرالمدارس استاذ کی حیثیت سے تشریف لائے اور تاحیات خیرالمدارس میں استاذ رہے۔ حضرت مولانا کی تعلیمی زندگی کا آغاز و اختتام خیرالمدارس سے ہوا۔ ہزاروں طلبا نے ان سے قرآن وسنت کے علوم حاصل کئے اور اپنے آپ کو زیور تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کیا۔ مولانا قابل فخر، وفادار، صاحب علم وحلم استاذ تھے۔ سراپا اخلاص وتقویٰ انسان تھے۔ تاحیات ذکر وفکر میں مصروف رہے، دوتین روز سے کومے میں تھے، انہیں مصنوعی تنفس دیا جاتا رہا۔ جب ماسک اتارا جاتا تو ان کے لب متحرک نظر آئے۔

راقم کو تو البتہ ان کی شاگردی کا شرف تو حاصل نہ ہوا، راقم کے برادر نسبتی قاری محمد رمضانؒ ان کے شاگرد رشید تھے۔ اس نسبت سے تعارف کے بعد سب سے پہلا سوال قاری صاحبؒ کے بچوں کے متعلق فرماتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے متعلق سوالات کا جواب سن کر اظہار مسرت فرماتے۔ بنیادی تعلق پنیالہ سے تھا جو مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کا آبائی علاقہ ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ سے عقیدت و احترام سیاسی، علاقائی نسبتوں سے تو تھا ہی۔ حضرت مفتی صاحبؒ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے قائدین میں سے تھے تو تحریک ختم نبوت تو ان کے قائد کی تحریک تھی، ان کے استاذ محترم حضرت مولانا خیر محمدؒ جالندھری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے ممبر رہے۔ ہمارے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ خیرالمدارس کے بانیوں میں سے تھے۔ امام القرأ حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ بھی ہمارے حضرت جالندھریؒ کی دریافت تھے۔ حضرت جالندھریؒ کا خیرالمدارس سے روح وجسم کا تعلق تھا۔

حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فرماتے ہیں کہ قیام پاکستان کے بعد جب خیرالمدارس کی نشاۃ ثانیہ ہوتی تو لیگیوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ خیرالمدارس کانگریسیوں اور احراریوں کا مدرسہ ہے، جس سے جامعہ سے متعلق لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں۔ مولانا جالندھریؒ مدرسہ میں تشریف لائے اور تجویز پیش کی کہ جامعہ کے مفاد کی خاطر آپ اشتہار شائع کردیں کہ جامعہ کا احرار اور کانگریس سے کوئی تعلق نہیں۔

بانی جامعہ نے فرمایا کہ احرار اور کانگریس کے علماء کرام کے ساتھ ہمارا مسلکی، استاذی اور پیری مریدی کا تعلق ہے۔ میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں؟ تو مولانا جالندھریؒ نے خود اشتہار شائع کرایا۔ مولانا عبدالرحیم اشعر سے فرمایا کہ آپ ملتان کے گلی کوچوں، چوکوں چوراہوں اور نشیب و فراز کو جانتے ہیں۔ لہٰذا چیدہ چیدہ مقامات پر اشتہارات لگوائیں؟ مولانا عبدالرحیم اشعرؒ نے کہا کہ حضرت ایسا اشتہار جو احرار کے خلاف ہو میں کیسے لگاؤں؟ مولانا جالندھریؒ نے ڈانٹتے ہوئے فرمایا کہ تو مجھ سے بڑا احراری ہے؟ بہرحال اشتہار لگوانے کا فائدہ یہ ہوا کہ لیگی پروپیگنڈا ہباءً منثورا ہوگیا۔

ایک اور واقعہ پڑھ لیجئے۔ چونکہ مولانا جالندھریؒ کا ذکر خیر چلا تو ایک اور واقعہ جس کے راوی مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم ہیں، فرماتے ہیں: قیامِ پاکستان کو ابھی چند ہی سال گزرے تھے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے قلعہ کہنہ قاسم باغ میں عظیم الشان کانفرنس رکھی۔ جامعہ خیرالمدارس کے نوٹس بورڈ پر نوٹس لکھ کر لگادیا گیا کہ طلبا کو کانفرنس میں جانے کی اجازت نہیں۔ اتفاقاً مولانا جالندھریؒ جامعہ میں

تشریف لائے اور نوٹس بورڈ پر لگے نوٹس کو پڑھ رہے تھے کہ حضرت مولانا خیر محمدؒ اچانک آ گئے۔ فرمایا: مولوی صاحب! آپ نے رات لوگوں کو جو وعظ کرنا ہے ہمارے طلبا کو ابھی کر دیں۔ چنانچہ گھنٹی بجادی گئی طلبا جمع ہوگئے تو حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے طلبا سے خطاب کرتے فرمایا کہ عزیز طلبا! اگر اعلان ہو کہ امام بخاریؒ آج قلعہ کہنہ قاسم باغ میں خطاب فرمائیں گے تو میرے عزیز طلبا! آپ امام بخاریؒ کو چھوڑ دیں، لیکن بخاری شریف کا سبق نہ چھوڑیں۔

دوسری بات یہ فرمائی کہ ایک طالب علم بغل میں منطق کی مشہور کتاب ''قطبی'' دبائے ہوئے جارہا تھا۔ راستہ میں ایک بزرگ نے آواز دی۔ بیٹا! بات سنیں: تو طالب علم نے کہا کہ میرا سبق کا ٹائم ہو رہا ہے؟ بزرگ نے فرمایا کہ میں خضر (علیہ السلام) ہوں۔ جسے ملنے کے لئے لوگ سالہا سال آہ وزاریاں کرتے ہیں۔ طالب علم نے کہا: یقیناً آپ قابل احترام بزرگ ہیں لیکن میرا سبق کا ٹائم ہو رہا ہے۔ مولانا جالندھریؒ نے یہ دو واقعات سنا کر طلبا کرام کو تلقین کی کہ آپ لوگ بے شک ہمارا جلسہ چھوڑ دیں، لیکن سبق نہ چھوڑیں۔ کون لیڈر اور جماعتی راہنما ایسا ہوگا جو طلبا کو یہ تلقین کرے؟ مولانا شیر محمدؒ کا ذکر خیر ہو رہا تھا کہ چند سال پہلے مولانا کو فالج کا اٹیک ہوا، جس نے آپ کو کمزور کر دیا۔ اس کے باوجود نہ تو آپ نے سبق چھوڑا اور نہ ہی خیر المدارس نے آپ کو سبکدوش کیا۔ آپ مسلم شریف سالہا سال پڑھاتے رہے۔ امام مسلمؒ کی عادت مبارکہ ہے کہ ایک موضوع پر کئی ایک رواۃ سے احادیث نقل فرماتے ہیں۔ لیکن مولانا ہر ہر حدیث کا مستقل ترجمہ فرماتے۔

مولانا چار بھائی تھے، چاروں عالم دین۔ بیٹے ہیں وہ بھی عالم، بیٹیاں ہیں وہ بھی عالمات۔ یقیناً اولاد صالح ان کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوگی۔ آپ نے ۸۶ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ۱۴ر ستمبر کو آپ کی نماز جنازہ بارہ بجے کے قریب جامعہ خیر المدارس میں ادا کی گئی۔ مہتمم جامعہ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے، جس میں ہزاروں علماء کرام، مشائخ عظام، حفاظ وقرأ حضرات نے شرکت کی۔ راقم کو بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کی میت کو پنیالہ ڈیرہ اسماعیل خان لے جایا گیا۔ جامعہ کے اساتذہ کرام حضرت مولانا محمد عابد مدظلہ، مولانا شمشاد احمد بھی جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے، دوسری نماز جنازہ پنیالہ میں ہوئی۔ اس میں بھی ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی اور انہیں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کے ساتھ آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

اک روز بلائیں گے سرکار مدینے میں

اک روز بلائیں گے سرکار ﷺ مدینے میں
کر آئیں گے روضے کا دیدار مدینے میں

مغموم نہ ہو جانا ہرگز اے مسلمانو!
موجود ہیں ہم سب کے غم خوار مدینے میں

لوگوں سے سنا ہم نے کہتے ہیں کہ رحمت کا
رہتا ہے کھلا ہر دم بازار مدینے میں

دعویٰ تو اخوت کا کرتے ہیں سبھی لیکن
ملتا ہے اخوت کا کردار مدینے میں

آ کر کے مٹا ڈالی سرکارِ دوعالم ﷺ نے
قائم تھی جو نفرت کی دیوار مدینے میں

لوگوں نے کہا ہم سے اک روز کہ ہوتی ہے
سوئی ہوئی قسمت بھی بیدار مدینے میں

اُس دورِ مقدس کو کر یاد ضیائیؔ جب
رہتے تھے مہاجر اور انصار مدینے میں

ریاض احمد ضیائی

ختم نبوت، ناموس صحابہؓ واہلِ بیتؓ کے مقام ومرتبہ کے لئے جان قربان کردیں گے: مولانا اللہ وسایا

☆ پاکستان کی بقا اسلام سے ہے: سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری، ☆ پاکستان میں ختم نبوت کے دشمن کو برداشت نہیں کریں گے: مولانا محمد رفیق جامی

ختم نبوت کانفرنس بہاول پور میں علماء کرام کے ایمان افروز بیانات

بہاول پور (محمد شفیع چغتائی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے زیر اہتمام جامع مسجد الصادق میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ فخر القرأ قاری محمد اقبال نے تلاوت کی، جبکہ نعت رسول مقبول امام الدین ملتان اور جعفر حسین نے پڑھی، انیس الرحمٰن اور احمد رفیق نے شان صحابہ کرامؓ پر نظمیں پڑھیں۔ اسٹیج سیکریٹری مولانا خبیب احمد تھے۔ صدارت شیخ الحدیث مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی نے کی اور مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ تھے۔ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسحاق ساقی نے کانفرنس میں شریک علماء کرام اور دیگر لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مجلس کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ’’جب تک ۳۰ دجال ظاہر نہ ہوجائیں گے قیامت نہیں آئے گی۔ میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔‘‘ اللہ تعالیٰ نے نبوت کے تمام مراتب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل کردیئے ہیں۔ قرآن پاک کی سو آیات اور دوسو احادیث ختم نبوت کے بارے میں موجود ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کے دور میں سب سے پہلا اجماع ختم نبوت پر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ۲۸ غزوات میں ۲۶۰ یا ۲۶۹ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے، جبکہ جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ۱۲۰۰ صحابہ کرامؓ و تابعینؒ شہید ہوئے، جن میں ۷۰۰ حافظ قرآن تھے۔ نبوت کی ابتدأ حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور انتہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت رہتی دنیا تک ہے۔ قادیانیت اس دور کا بڑا فتنہ ہے۔ اس کے خلاف سوا سو سال سے جدوجہد جاری ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں دس ہزار لوگوں نے جام شہادت نوش کیا۔ بالآخر ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا۔ حضرت آمنہ کے لال کی شان میں کوئی گستاخی برداشت نہیں کی جائے گی۔

جناب حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ نے خلافت، نبوت اور ختم نبوت پر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے ادب سے عرض کیا کہ آپ اس کو نائب بنائیں گے جو فساد اور خونریزی کرے گا، جبکہ ہم ہر وقت آپ کے ذکر میں رطب اللسان ہیں، اللہ تعالیٰ نے جواب میں حاکمیت کی شان سے فرمایا کہ: چپ رہو، جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے، حضرت آدم علیہ السلام شیطان کی چال سے آزمائش میں مبتلا ہوئے۔ شیطان باغی ہوکر مردود ہوا۔ انسان کو تکوینی علم کے تحت زمین پر بھیجا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلافت عطا فرمائی۔ ختم نبوت کے سلسلہ میں ۱۰۰ آیات قرآنی اور دوسو احادیث مبارکہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: ’’میں خدا کا آخری پیغام لے کر آیا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام کے نبی ہیں۔ آج بھی وحی کا علم من وعن موجود ہے اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن جیسی نعمت دی۔ ملک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو نافذ کیا جائے، حکومت مدارس کی تعلیم کو ختم کرنے کے درپے ہے۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ ملک جعفر قادیانی نے ایک بزرگ کی محنت سے قادیانیت سے توبہ کرلی۔ اس سے قادیانیت پر کپکپی طاری ہوگئی۔ قادیانی اسلام کو ارتداد اور قادیانیت کو اسلام کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے کافر

ہیں۔ حاضر سروس جنرل بھی قادیانی ہوتو وہ بھی کافر ہے۔ جنرل عبدالعلی ملک جعفر کا سالا تھا۔ اس نے اس کے پاس اپنی ماں کو بھیجا تو اس نے اپنی ساس کو جواب دیا کہ ساری کائنات کو چھوڑ سکتا ہوں، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اس کی بیوی نے بھی کہا کہ جو میرے میاں کا مذہب ہے وہ میرا ہے اور نواسوں نے بھی جواب دے دیا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بن گئے، جب وہ اپنے بیٹے کے پاس گئی تو اس نے کہا کہ بیٹے پانی کے اندر تلوار چلانے سے پانی میں کٹ پیدا نہیں ہوتا۔ جو میری بیٹی کا مذہب ہے وہی میرا مذہب ہے۔ ماشاء اللہ! پورا گھرانہ مسلمان ہوگیا۔ یہ ملک جعفر ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں پی پی کے ٹکٹ پر کامیاب ہوا، اللہ کے کرم سے وزیر بھی بن گیا۔ یہ بھٹو صاحب کو کریڈٹ جاتا ہے کہ ۷ ستمبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس بلایا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کی بات ہے۔ سب ممبران کی گردنیں جھک گئیں اور متفقہ طور پر قرارداد منظور ہوگئی، انہیں اپنی طاقت پر ناز تھا، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر ناز تھا۔ ہر جگہ قادیانیوں کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ قانون قیامت تک رہے گا۔ ہماری تازہ کامیابی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کی منظوری ہے، موجودہ حکمران دین کو ختم نہیں کرسکتا۔ ختم نبوت، ناموس صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیتؓ کے مقام و مرتبہ کے لئے جان قربان کردیں گے۔

اس موقع پر ملک کے نامور خطیب مولانا محمد رفیق جامی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے رشد وہدایت کا سلسلہ شروع ہوا تھا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔ مسئلہ ختم نبوت اللہ تعالیٰ کا قانون اور اسلام کی روح ہے اور ہماری جان اور ایمان بھی ہے۔ ختم نبوت زندگی کی معراج ہے اور جنت کی ضمانت ہے۔ سیّد انور شاہ کاشمیریؒ اور پیر مہر علی شاہؒ نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کیا جو ختم نبوت کا کام کرتا ہے، اس کی پشت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ راج والا ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج والا ہے۔ پاکستان میں ختم نبوت کے دشمن کو برداشت نہیں کریں گے۔

سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری امیر متحدہ جمعیت اہل حدیث پاکستان نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدۂ ختم نبوت کو ملک اور دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لئے جس ولولہ اور بصیرت کے ساتھ کام کررہی ہے وہ قابل تحسین ہے۔ ہم ملک میں انارکی نہیں پھیلانا چاہتے۔ ہم پاکستان کا استحکام چاہتے ہیں، مدینہ منورہ کے بعد جو ریاست نظریاتی طور پر قائم ہوئی، وہ صرف پاکستان ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا داؤد غزنویؒ اور پیر سیّد جماعت علی شاہ نے پاکستان کی نظریاتی ریاست کے لئے جو اساس اور بنیاد فراہم کی وہ یہ تھی کہ پاکستان کا مطلب کیا: لا الہ الا اللہ، اس ملک کی بنیاد اللہ کی توحید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے یہ ملک سلامت رہے، ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ ہم ایک ہی گھر کے افراد ہیں ہم اس ملک میں اتحاد امت کا پرچم بلند کر رہے ہیں۔ پاکستان رمضان المبارک کی ۲۷ ویں شب کو قائم ہوا۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ اور مولانا محمد داؤد غزنویؒ اولیاء اللہ تھے۔ ہماری بنیاد ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' ہے۔ ہمارا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ چناب نگر کا اسٹیج اللہ والوں کا اسٹیج ہے۔ جب تک روئے زمین پر اللہ، اللہ کی آوازیں آتی رہیں گے، قیامت نہیں آئے گی۔ پاکستان کی بقا اسلام سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یثرب کا نام مدینہ رکھا۔ پاکستان کا ترجمہ کریں تو مدینہ طیبہ بنتا ہے۔ مدینہ میں آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''یا اللہ! جس طرح آبائی وطن کی محبت ڈالی ہے، اسی طرح مدینہ طیبہ کی محبت ڈال دے۔'' پاکستان کا سپریم لاء عرش والے کا قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور پروفیسر غفور احمدؒ کی کاوشیں رنگ لائیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اتحاد امت کا دروازہ ہے۔ اس ملک کے استحکام کے لئے ہم کل بھی ایک تھے اور آج بھی ایک ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے کہ: ''اے اللہ! مدینہ میں برکتیں عطا فرما، ہمارے پھلوں میں برکت دے۔'' اللہ تعالیٰ اس ملک کو ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ میرا رب ایک چیونٹی کی دعا سے ملک کو سیراب کرسکتا ہے وہ ہماری دعا سے پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیت عظامؓ ہم سب کو مانتے ہیں، اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ کانفرنس مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں جید علماء کرام، طلبا اور بہاولپور شہر اور گردونواح کی عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کانفرنس میں سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری کے ساتھ ملتان، بہاول نگر کے علماء کرام نے بھی شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت و عظمتِ صحابہؓ کانفرنس

سجاول (محمود راجہ) جمعیت علماء اسلام یونٹ سجاول کی طرف سے ایک عظیم الشان ''تحفظ ختم نبوت وعظمتِ صحابہؓ کانفرنس'' بتاریخ ۱۸/ اکتوبر ۲۰۲۰ء کو سجاول شہر میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام کے پی کے امیر حضرت مولانا عطاء الرحمٰن، جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم عمومی مولانا راشد سومرو، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم محمد اسلم غوری تھے۔ دیگر مقررین میں جمعیت علماء اسلام حیدرآباد کے راہنما مولانا غلام محمد سومرو، مولانا قاری کامران، مولانا غلام حسین میمن تھے۔

مولانا عطاء الرحمٰن نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ حکومت جب سے برسرِ اقتدار آئی ہے۔ ملک میں قادیانیوں کو کھلم کھلا آزادی دی گئی ہے کہ وہ ملک میں اسلامی شعائر کا مذاق اڑائیں۔ موجودہ حکومت نے بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے گستاخ رسول آسیہ ملعونہ اور عبدالشکور قادیانی کو باعزت بری کر کے اپنے آقاؤں کے حوالے کیا۔ نصاب کی کتابوں سے ''خاتم النبیین'' الفاظ کو خارج کیا گیا۔ اس کے علاوہ ایسی دیگر حرکات کا ارتکاب کیا گیا جس کی وجہ سے عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت پر مسلمانوں کی دل آزاری کی جارہی ہے اور اس بات کی بھی کوشش کی جارہی ہے کہ ۱۹۷۴ء میں جس طرح متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ آئین سے اس شق کو کسی طرح ختم کیا جائے، لیکن انشاء اللہ! ہم ان کو ایسی کوئی حرکت کرنے نہیں دیں گے اور جب تک جمعیت علماء اسلام کا ایک بھی کارکن اور تحفظ ختم نبوت کا ایک بھی سپاہی اس ملک میں باقی ہے، حکمرانوں کی ہمت نہیں ہوگی کہ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے بارے میں جو قانون ہے اس میں ترمیم یا اسے ختم کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ جان بوجھ کر صحابہ کرامؓ کے ملعون گستاخوں کو آزادی دی گئی ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کریں تاکہ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات ہوں اور حکومت کی مکاری اور بدعنوانیوں سے توجہ ہٹائی جاسکے۔

مولانا راشد محمود سومرو نے اپنے بیان میں کہا کہ حکومت نے قادیانیوں کو چھوٹ دے رکھی ہے اور قادیانیوں کو رعاتیں دی جارہی ہیں۔ تھرپارکر کے علاقہ میں قادیانیوں کو ۱۴۰۰ ایکڑ کا پلاٹ ان کے مرکز کے لئے دیا گیا ہے۔ کراچی صدر میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سے ایک جمعہ کو باقاعدہ لاؤڈ اسپیکر پر پولیس کی موجودگی میں اذان دلوائی گئی۔ حال ہی میں سندھ بورڈ کی نویں جماعت کی کتاب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ خاتم النبیین کا لفظ نکال دیا گیا ہے۔ یہ چالیں چلی جارہی ہیں، لیکن ان شاءاللہ العزیز! اس ملک عزیز میں ان کی سازشوں اور چالوں کو نہیں چلنے دیں گے، ان شاءاللہ العزیز۔

جناب اسلم غوری نے اپنے بیان میں کہا کہ جمعیت علماء اسلام ملک کی واحد مذہبی اور سیاسی جماعت ہے جو عوامی اور پارلیمنٹ کی سطح پر اسلامی نظامِ عدل کے لئے جدوجہد میں مصروف ہے، ہم ہر پلیٹ فارم پر سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے، ہماری باطل قوتوں کے خلاف ہر موڑ پر ہر جگہ جدوجہد جاری رہے گی۔ مولانا غلام محمد سومرو نے اپنے بیان میں کہا کہ برصغیر کی تاریخ کا جائزہ لیں، انگریز سامراج کے تسلط سے لے کر آج تک ہمارے علماء کرام نے دین اسلام کے خلاف پیدا ہونے والے فتنوں کا مقابلہ کیا۔ یہ چاہے منکرین ختم نبوت کا فتنہ ہو، قادیانی فتنہ ہو، منکرین حدیث پرویزیوں کا فتنہ ہو، صحابہ کرامؓ واہلِ بیتؓ کی شان میں گستاخی کا فتنہ ہو، ہر موڑ پر ان فتنوں کا مقابلہ کیا ہے۔ آج بھی علماءِ حق کی جماعت کا یہ قافلہ جمعیت علماء اسلام کی صورت میں تمام باطل فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قانون ناموس رسالت اور قانون ناموس صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ پر عمل کر کے، گستاخانِ رسالت اور گستاخان صحابہ واہلبیت عظام کو اپنے انجام تک پہنچائے۔ کانفرنس پُرسوز دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، کھلا بٹ ہری پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ غازی علم الدین شہید کھلابٹ ٹاؤن شپ کے زیر اہتمام ۲۴/ستمبر ۲۰۲۰ء بروز جمعرات جامع مسجد عشرہ مبشرہ میں مولانا قاضی محبوب الرحمٰن کی زیر صدارت تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا قاضی مشتاق احمد، مفتی ہارون الرشید، مولانا زاہد صدیقی اور ڈاکٹر منظور احمد نے خطاب کیا۔ مولانا فدا محمد خان، مفتی محمد عمر، مولانا احسان علی شاہ، مولانا فیوض الرحمٰن، مفتی غلام محمد، مولانا عامر شہزاد، مولانا مطیع الرحمٰن، شاعر الفت عبید، مولانا قاری محمد افضل اور قاری عبدالملک سمیت ضلع بھر کے علماء کرام، تاجر برادری اور ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات نے شرکت کی۔ ضلع بھر کے علماء کرام نے حلقہ غازی علم الدین شہید کے ذمہ داران مولانا عامر شہزاد، مفتی شمس القدیر نقشبندی اور مولانا ظفر شفیق کی خدمات کو سراہا اور کانفرنس کے انعقاد پر خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا عبداللطیف انورؒ شاہ کوٹ کے نامور، بہادر عالم دین تھے۔ دین حق کی حفاظت، دعوت و تبلیغ کے لئے ہر وقت سرگرم عمل رہتے۔ اصلاحی تعلق شیرانوالہ لاہور کی خانقاہ عالیہ راشدیہ سے تھا۔ خانقاہ کے شیخ ثانی جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ حضرت انورؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد حضرت میاں محمد اجمل قادری مدظلہ سے برابر تعلق رکھا۔ ثانی الذکر کے حکم پر کئی کئی روز خانقاہ میں قیام پذیر رہتے۔ سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام سے تعلق تھا۔ ان کے شیخ اول اور شیخ ثانی جس گروپ میں رہے۔ موصوف اسی گروپ میں شامل ہوگئے۔ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیت کا تعاقب ان کی گھٹی میں شامل تھا۔ ضلع شیخوپورہ میں جہاں کہیں قادیانیوں کی سرگرمیاں معلوم ہوتیں۔ لاٹھی لے کر اس طرف دوڑ پڑتے۔ ان کے اخلاص و للّٰہیت کی وجہ سے جہاں گئے عوام وخواص ساتھ ہوگئے۔ شاہ کوٹ پہلے ضلع شیخوپورہ کی تحصیل تھی۔ ننکانہ صاحب ضلع بنا تو اس کی تحصیل بنادی گئی۔ اپنے دونوں اضلاع میں تحریک ختم نبوت کی قیادت فرماتے رہے۔ ۳۰ر ستمبر ۲۰۲۰ء کو ان کے علاقہ میں حاضری ہوئی۔ احباب نے بتلایا کہ شاہ کوٹ کے قریب ایک علاقہ ''چک بھوڑو'' ہے۔ جہاں قادیانی خاصی تعداد میں آباد ہیں چک بھوڑ میں اکثریت بریلوی احباب کی ہے۔ وہاں کے خطیب کو معلوم ہوا کہ ان کے چک کے قریب نمبردار کی شادی میں ہیڈ آف دی جماعت ربوہ وقادیان مرزا طاہر آنجہانی کی آمد ہے تو مقامی خطیب نے اپنے مسلک کے عالم دین سے رابطہ کیا۔ انہوں نے کسی قسم کے تعاون سے انکار کردیا تو خطیب موصوف جامعہ اشرفیہ کے بانی مولانا عبداللطیف انورؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صورت احوال سے آگاہ کیا۔ مولانا نے چک بھوڑو میں جانے کا اعلان کردیا۔

مولانا عبداللطیف انور شاہ کوٹیؒ

اسلامیانِ شاہ کوٹ مولانا کے اعلان پر جوق در جوق چک بھوڑو کی طرف روانہ ہوگئے۔ انتظامیہ نے حالات کی نزاکت کے پیش نظر قادیانی سربراہ پر پابندی عائد کردی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان حضرت مولانا تاج محمودؒ بانی ادارہ لولاک کے دست و بازو تھے۔ حضرت مولانا تاج محمودؒ کے زمانہ کی ''لولاک'' کی فائلیں گواہ ہیں کہ انہوں نے جان جوکھوں میں ڈال کر قادیانیت کے سیلاب کے آگے کس طرح بند باندھے۔ راقم جب لاہور میں مبلغ تھا تو شیخوپورہ میں کوئی اور عالم دین مجلس کی طرف سے متعین نہ تھا۔ جب بھی کوئی مسئلہ ہوتا تو راقم کو بھی فون پر حکم فرمادیتے۔ کوئی مسئلہ نہ بھی ہوتا تو فرماتے کہ آکر ایک جمعہ پڑھا جاؤ۔ وہ کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں جب پاکستان پیپلز پارٹی کا طوطی بولتا تھا۔ ہر طرف بھٹو، بھٹو ہی تھا تو قادیانیوں نے پیپلز پارٹی کی آڑ میں کئی ایک مقامات پر الیکشن میں حصہ لینے کا اعلان کردیا۔ ان علاقوں میں ایک صوبائی علاقہ شاہ کوٹ اور مانانوالہ بھی تھا۔ اس علاقہ سے بشیر احمد چوہدری نامی ایک قادیانی الیکشن میں کود پڑا۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ان دنوں فیصل آباد کے مبلغ تھے اور مجاہد تحریک ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ کے زیرسایہ ختم نبوت کے محاذ پر سرگرم عمل تھے۔ انہیں اور چوہدری محمد داؤد اب مولانا مفتی محمد داؤد جامعہ اشرفیہ لاہور کو ساتھ لیا۔ قریہ قریہ، بستی بستی، چک چک پھرے اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد کو طشت از بام کیا۔ یہ اور بات ہے کہ چوہدری بشیر قادیانی پیپلز پارٹی کی آڑ میں کامیاب ہوگیا، لیکن مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا۔ آج ۳۰ر ستمبر ۲۰۲۰ء ان کے علاقہ شاہ کوٹ میں بیٹھ کر ان کی یادیں تازہ کررہا ہوں۔ ان کا انتقال ۲۰ر اکتوبر ۲۰۱۵ء کو ہوا۔ ان کے فرزند ارجمند مولانا سیّد احمد سلمہ فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد ان کے جانشین بنائے گئے۔ ان کے دور میں ایک مجاہد عالم دین مولانا مفتی غلام مصطفیٰ جوان کے دست و بازو تھے۔ بہت ہی صالح، بہادر، متقی عالم دین تھے۔ شیعہ، سنی تناظر میں انہیں خاک و خون میں تڑپا دیا گیا۔ بہرحال ان دنوں جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ، جامعہ اشرفیہ لاہور کی یاد تازہ کررہا تھا۔ دسیوں طلبا جامعہ میں درجہ کتب میں زیر تعلیم تھے۔ مفتی غلام مرتضیٰ کی شہادت اور مولانا عبداللطیف انور کی وفات کے بعد ان کے ادارہ میں وہ دم خم اگرچہ نہ رہا۔ اب حفظ وناظرہ کی ایک کلاس چل رہی ہے۔ مولانا عبداللطیف انورؒ کے فرزند ارجمند مولانا سیّد احمد ادارہ کو سنبھالے ہوئے ہیں اور اپنے والد کی روایات کے امین ہیں۔ موصوف جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے فاضل ہیں۔ ان کے برادر نسبتی مولانا منظور حسین کی یاد میں مدرسہ میں ظہر کی نماز کے بعد تعزیتی ریفرنس منعقد ہوا جس میں مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔

جامعہ عثمانیہ ہجویری: مسجد کی بنیاد جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کے فاضل مولانا فاروق احمد نے ۱۹۹۶ء میں رکھی، جس میں ایک سو سے زائد طلبا اور طالبات زیر تعلیم ہیں۔ حفاظ وناظرہ کی معیاری درسگاہ ہے۔ مجلس کے مبلغین کا یہی مسکن اور دفتر ہے۔

شاہ کوٹ مجلس کے عہدیداران:

سرپرست: مولانا سیّد احمد مہتمم جامعہ اشرفیہ، امیر: حافظ شیراز احمد، نائب امیر: حافظ حبیب اللہ، ناظم اعلیٰ: رانا عبدالرؤف خالد، ناظم نشر و اشاعت: قاری محمد احمد۔ نیز مولانا عابد حسین، مولانا محمد طیب عارف، مولانا محمد اسماعیل سے ملاقات ہوئی اور انہیں چناب نگر کانفرنس کے لئے بھرپور محنت کی درخواست کی۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

REGD. SS. 160

تحریکِ ختمِ نبوّت

1934ء تا 2019ء

مکمل سیٹ دس جلدیں

ترتیب وتحقیق

شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت صرف -/2500 روپے ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان۔

061-4783486

0303-7396203

نوٹ: ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے یہ سیٹ مل سکتا ہے